جملہ حقوق محفوظ ہیں

۱۴۱۴ھ ۔ ۱۹۹۴ء

العروض میزان الشعر

امین الکافی

ترجمہ

متن الکافی فی علمی العروض والقوافی

تالیف

علامہ ابی العباس احمد بن شعیب القنائی الشافعی المتوفی ۸۵۹ھ

مترجم

ابو عبیدہ

ادارۃ البحوث الاسلامیہ
جامعہ سلفیہ بنارس

کتبہ فیض الحسن ادکروی

نشاط آفسیٹ پریس ٹانڈہ

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین امین الکافی

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
علم العروض	۶	دوائر کا بیان	۱۷
اس میں مقدمہ، دو باب اور خاتمہ ہے	〃	تقطیع کا بیان	۲۱
مقدمہ	〃	بحور کا تفصیلی بیان	۲۳
چند ضروری اصطلاحات	〃	خاتمہ	۴۴
پہلا باب	۸	ابیات اور ان کے اجزا	〃
زحاف و علل	〃	علم القافیہ	۴۸
زحافات مفردہ	〃	اس میں پانچ قسمیں ہیں	〃
زحافات مرکبہ	۹	پہلی قسم - قافیہ کی تعریف	〃
متعلقات زحاف	۱۰	دوسری قسم - حروفِ قافیہ	۴۹
علل کا بیان	۱۱	تیسری قسم - حرکاتِ قافیہ	۵۲
علل زیادۃ	〃	چوتھی قسم - انواعِ قافیہ	۵۳
علل نقص	۱۲	پانچویں قسم - عیوب قافیہ	۵۷
علل جاری مجریٰ زحاف	۱۳	خاتمہ	۶۰
نقشہ زحاف و علل	۱۵	ضروراتِ شعریہ	〃
دوسرا باب	۱۶	بعض مشہور قصائد کی تقطیع	〃
بحور کے نام اور اوزان	〃		

Scanned by CamScanner

دیباچہ مترجم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ

انسان فطرۃً مدنی الطبع ہے، بغیر ایک دوسرے کے تعاون کے اس کا کام نہیں چلتا اسی لئے اس کو ضرورت ہے کہ اپنے مافی الضمیر سے دوسروں کو آگاہ کرے اور دوسروں کے مافی الضمیر سے خود خبردار ہو۔ اسی مافی الضمیر کے اظہار کا نام بیان ہے۔ قدرت نے انسان کی تخلیق کرکے قوت بیانیہ اس کو عطا کی خلق الانسان علمہ البیان پھر اس کو تحریر و کتابت سکھا کر علوم کے دروازے اس پر کھول دیئے علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔ انسان اسی نطق و گویائی اور تحریر و کتابت کے ذریعہ اپنے علوم سے دوسروں کو فیض پہنچاتا ہے اور دوسروں کے علوم سے خود فائدہ اٹھاتا ہے۔ پھر زبان و بیان یعنی کلام کی دو قسمیں ہیں نثر[۱] و نظم[۲] کیونکہ قدرت نے بعض طبیعتوں میں موزونیت رکھی ہے جس کی وجہ سے انکی زبان سے موزون کلام نکلتا ہے اسی کو نظم کہتے ہیں۔ اس کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ بہ نسبت نثر کے اس کو یاد کرنا اور محفوظ رکھنا زیادہ آسان ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر زبانوں کی تاریخ میں نثر سے پہلے نظم کا پتہ چلتا ہے کیونکہ وہ زبانوں پر جاری اور دماغوں میں محفوظ رہی اور نثر نسیاً منسیا ہوگئی۔

اسلام سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں عربی شاعری کمال عروج کو پہنچ چکی تھی۔ شعراء

کی طبیعتیں فطرۃً موزون تھیں انھیں کسی ایسے فن کی ضرورت نہ تھی کہ اس کی مدد سے اشعار موزون کریں بلکہ فطری موزونیت کی وجہ سے فی البدیہہ لمبے لمبے قصیدے تصنیف کر کے برجستہ سنا دیتے چنانچہ حارث بن حلزہ کا وہ قصیدہ جو معلقات میں داخل ہے اسی طرح ارتجالاً کہا گیا۔ بعد میں وہ لوگ جن کی طبیعت میں فطرۃً موزونیت نہ تھی اور کلام کو موزون کرنا چاہتے تھے ان کے لئے ایک ایسے فن کی ضرورت ہوئی کہ جس کے قواعد کی رعایت کر کے کلام کو موزون کر سکیں چنانچہ دوسری صدی ہجری میں عربی علم عروض کی بنیاد پڑی۔

علم عروض کا موجد۔ اس فن کی ایجاد خلیل بن احمد بصری المتوفی ۱۷۰ھ نے کی جو نحو کے امام اور سیبویہ کے استاذ ہیں۔ ان کی ولادت قریباً ۹۶ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ عرب میں صحابہؓ کے بعد ان سے زیادہ پاکیزہ اور جامع کوئی نہ تھا، بڑے زاہد اور پاکباز تھے، دنیا سے بے رغبتی اور علم سے دلچسپی بہت زیادہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام میں سب سے پہلے ان کے والد کا نام احمد رکھا گیا۔ خلیل نے مکہ میں کعبہ کا پردہ پکڑ کر دعا کی کہ اے خدا مجھے ایسا علم عطا کر کہ اس سے پہلے کسی کو نہ ملا ہو چنانچہ دعا قبول ہوئی اور علم عروض ان کو الہام ہوا۔ اسی لئے تبرکاً اس کا نام عروض رکھا کیونکہ مکہ کے ناموں میں سے ایک نام عروض بھی ہے۔ خلیل نے اشعار عرب کا تتبع کر کے پندرہ بحور استخراج کیں پھر ابوالحسن اخفش المتوفی ۲۱۵ھ نے سولہویں بحر کا پتہ لگایا۔

علم عروض کی تعریف عروض وہ علم ہے جس سے شعر کے اوزان اور ان کے تغیرات معلوم ہوں۔

علم عروض کا موضوع۔ اس فن کا موضوع شعر ہے بحیثیت موزون ہونے کے۔

علم عروض کا فائدہ یہ ہے کہ شعر کے صحیح اور غلط اوزان میں تمیز حاصل ہو۔

شعر کی تعریف۔ حکماء کے نزدیک شعر کلام مخیل کو کہتے ہیں خواہ موزون ہو یا غیر موزون

اس تعریف کی بنا پر نظم و نثر دونوں پر شعر صادق آتا ہے بشرطیکہ وہ کلام نفوس میں مؤثر ہو۔ علماء ادب کے نزدیک شعر وہ کلام موزون مقفیٰ ہے جو بالقصد موزون کیا گیا ہو۔ اس تعریف کی بنا پر صرف نظم شعر میں داخل ہے اور قرآن مجید اور احادیث میں جو کلام موزون آگیا ہے وہ شعر کی تعریف سے خارج ہے۔ عربی ادب خصوصاً نظم و اشعار سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے علم عروض سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اور اس فن میں رسالہ متن الکافی مختصر ہونے کے باوجود بہت مفید ہے لہذا ترمیم و اضافہ کے ساتھ اس کا ترجمہ اردو میں کر دیا گیا تاکہ سہل پسندوں کے لئے آسانی ہو اور ترجمہ کا نام امین الکافی رکھا گیا اس میں فن کی بہت سی معلومات کا اضافہ اس طرح کیا گیا ہے کہ یکجا کسی کتاب میں ملنا مشکل ہے اور وہ طالب فن کے لئے بہت مفید ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری نیتوں میں خلوص عطا کرے اور اس ترجمہ سے طالبان فن کو فائدہ پہنچائے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ علی الانعام والشکر لہ علی الالہام والصلوٰۃ والسلام
علی سیدنا محمد خیر الانام وعلی آلہ وصحبہ السادۃ الاعلام

اما بعد یہ کتاب "متن الکافی" علم العروض اور علم القوافی کے لئے کافی ہے۔
اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

علم العروض

اس میں ایک مقدمہ دو باب اور خاتمہ ہے۔

مقدمہ

چند ضروری اصطلاحات

۱۔ حروف تقطیع دس ہیں جن کا مجموعہ لَمَعَتْ سُیُوْفُنَا ہے۔
۲۔ سبب خفیف دو حرفی لفظ جسمیں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو جیسے قَدْ
۳۔ سبب ثقیل دو حرفی لفظ جسمیں دونوں متحرک ہوں جیسے بِكَ
۴۔ وتد مجموع۔ تین حرفی لفظ جسمیں دو متحرک کے بعد تیسرا ساکن ہو جیسے بِكُمْ
۵۔ وتد مفروق۔ تین حرفی لفظ جسمیں دو متحرک کے درمیان ایک ساکن ہو جیسے قَامَ
۶۔ فاصلہ صغریٰ۔ چار حرفی لفظ جسمیں تین متحرک کے بعد چوتھا ساکن ہو جیسے فَعَلَتْ
۷۔ فاصلہ کبریٰ۔ پانچ حرفی لفظ جسمیں چار متحرک کے بعد پانچواں ساکن ہو جیسے فَعَلَتْنَ
ان سب کی یکجائی مثال یہ ہے:۔ لَمْ اَرَ عَلٰی ظَهْرِ جَبَلٍ سَمَكَتَنْ۔
۸۔ تفاعیل۔ وہ الفاظ ہیں جن کے وزن پر اشعار کو موزون کیا جاتا ہے۔
ان کو اجزاء، ارکان اور افاعیل بھی کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ اسباب واوتاد و فواصل سے مرکب ہوتے ہیں۔

تفاعیل دس ہیں جنمیں دو خماسی ہیں اور آٹھ سباعی

ان کی دو قسمیں ہیں اصول اور فروع

اصول وہ ہیں جن کے شروع میں وتد ہے اور فروع وہ ہیں جن کے شروع میں سبب ہے

اصول تفاعیل چار ہیں	فروعِ تفاعیل چھ ہیں
۱- فعولن	۱- فاعلن
۲- مفاعیلن	۲- مستفعلن ۳- فاعلاتن
۳- مفاعلتن	۴ متفاعلن
۴- فاع لاتن مفروق الوتد	۵- مفعولاتُ ۶- مستفع لن مفروق الوتد

انھیں تفاعیل سے بحور مرکب ہوتی ہیں۔

ان تفاعیل میں کبھی تغیرات بھی واقع ہوتے ہیں جن کو زحاف وعلل کہتے ہیں۔

۹- **مصرع** - نصف بیت کو مصرع کہتے ہیں اس لئے ایک بیت میں دو مصرع ہوتے ہیں مصرع اول کے پہلے جزو کو **صدر** اور آخری جزو کو **عروض** اور مصرع ثانی کے پہلے جزو کو **ابتدا** اور آخری جزو کو **ضرب** کہتے ہیں اور ان کے درمیانی اجزاء کو **حشو** کہتے ہیں۔ ان کی ترتیب حسبِ ذیل ہے -

مصرع اول			مصرع ثانی		
صدر	حشو	عروض	ابتدا	حشو	ضرب

پورے مصرع اول کو بھی صدر کہتے ہیں اور مصرع ثانی کو عجز کہتے ہیں۔

بعض لوگ عروض و ضرب کے علاوہ تمام اجزاء کو حشو کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

پہلا باب

زحاف و علل

زِحاف وہ تغیر ہے جو سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ مختص ہے سبب خواہ خفیف ہو یا ثقیل اور خواہ بیت کے کسی جزو میں ہو اور لازم نہیں ہوتا یعنی یہ تغیر جب کسی بیت میں واقع ہو تو ضروری نہیں کہ قصیدہ کی ہر بیت میں واقع ہو البتہ بعض زحاف بعض عروض وضرب میں لازم ہوتے ہیں تو ان کو زحاف جاری مجریٰ علت کہتے ہیں اور جزو کے پہلے، تیسرے اور چھٹے حرف میں واقع نہیں ہوتا کیونکہ ان میں کوئی سبب کا دوسرا حرف نہیں بلکہ دوسرے چوتھے، پانچویں اور ساتویں حرف میں واقع ہوتا ہے۔

مُزاحَف ۔ جس جزو میں زحاف واقع ہو اس کو مُزاحَف کہتے ہیں۔ اسی طرح جن ابیات اور بحور کے ارکان میں زحاف واقع ہو ان کو بھی مُزاحَف کہتے ہیں۔

سالِم ۔ جو جزو زحاف سے سلامت رہے اس کو سالم کہتے ہیں اسی طرح جن ابیات اور بحور کے ارکان زحاف سے سلامت رہیں ان کو بھی سالِم کہتے ہیں۔

زحاف کی دو قسمیں ہیں مفرد (۱) اور مرکب (۲) ۔ مفرد آٹھ (۸) ہیں اور مرکب چار (۴)۔

زِحافات مفردہ

۱۔ **خبن**۔ دوسرے ساکن کو حذف کرنا جیسے فاعلن اور فاعلاتن کا الف حذف کرنا تو فَعِلُن اور فَعِلاتن ہو جائے گا اور مستفعلن کی سین حذف کرنے سے مُتَفْعِلُن ہو جائے گا پھر اس کو مفاعِلُن کی طرف نقل کر دیں گے کیونکہ عروضیوں کا قاعدہ ہے کہ تغیر کی وجہ سے اگر لفظ غیر مانوس ہو جائے تو مانوس لفظ کی طرف نقل کر دیتے ہیں اور مفعولات کی فا حذف کرنے سے معولاتُ ہو جائے گا پھر اسکو مفاعیل کی طرف نقل کر دیں گے۔

خبن دس بحور میں واقع ہوتا ہے :- ۱ مدید - ۲ بسیط - ۳ رجز - ۴ رمل - ۵ سریع - ۶ منسرح
۷ خفیف - ۸ مقتضب - ۹ مجتث - ۱۰ متدارک -

۲ - **اضمار** - دوسرے متحرک کو ساکن کرنا جیسے متفاعلنُ سے مستفعلن
۳ - **وقص** - دوسرے متحرک کو حذف کرنا جیسے متفاعلن سے مفاعلن
} بحر کامل

۴ - **طی** - چوتھے ساکن کو حذف کرنا جیسے مستفعلن سے مفتعلن اور مفعولاتُ سے فاعِ لاتُ - طی پانچ بحور میں واقع ہوتا ہے :- ۱ بسیط - ۲ رجز - ۳ سریع - ۴ منسرح - ۵ مقتضب

۵ - **قبض** - پانچویں ساکن کو حذف کرنا جیسے فعولن سے فعولُ اور مفاعیلن سے مفاعلن
قبض چار بحور میں واقع ہوتا ہے :- ۱ طویل - ۲ ہزج - ۳ مضارع - ۴ متقارب -

۶ - **عصب** - پانچویں متحرک کو ساکن کرنا جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن
۷ - **عقل** - پانچویں متحرک کو حذف کرنا جیسے مفاعلتن سے مفاعلن
} بحر وافر

۸ - **کف** - ساتویں ساکن کو حذف کرنا جیسے مفاعیلن سے مفاعیلُ اور فاعلاتن سے فاعلاتُ اور فاع لاتن سے فاع لات اور مستفع لن سے مستفع لُ -
کف سات بحور میں واقع ہوتا ہے :- ۱ طویل - ۲ مدید - ۳ ہزج - ۴ رمل - ۵ خفیف - ۶ مضارع - ۷ مجتث

تنبیہ - جن اجزاء میں یہ زحافات واقع ہوں ان کو مخبون - مضمر - موقوص - مطوی - مقبوص - معصوب - معقول - اور مکفوف کہتے ہیں - اسی طرح جن ابیات اور بحور میں یہ زحافات واقع ہوں ان کو بھی مخبون - مضمر وغیرہ کہتے ہیں -

زحافات مرکبہ

۱ - **خبل** - طی مع الخبن یعنی دوسرے اور چوتھے ساکن کو حذف کرنا جیسے مستفعلن سے فَعَلَتُنْ اور مفعولاتُ سے فعِلاتُ -

خبل چار بحور میں واقع ہوتا ہے :- بسیط ۱ - رجز ۲ - سریع ۳ - منسرح ۴ -

۲ - **خزل** - طی مع الاضمار یعنی دوسرے متحرک کو ساکن کرنا اور چوتھے ساکن کو حذف کرنا جیسے متفاعلن سے مُفْتَعِلُنْ - خزل صرف بحر کامل میں واقع ہوتا ہے -

۳ - **شکل** - کف مع الخبن یعنی دوسرے اور ساتویں ساکن کو حذف کرنا جیسے فاعلاتن سے فعِلاتُ اور مستفع لن سے مفاع لُ -

شکل چار بحور میں واقع ہوتا ہے :- مدید ۱ - رمل ۲ - خفیف ۳ - مجتث ۴

۴ - **نقص** - کف مع العصب یعنی پانچویں متحرک کو ساکن کرنا اور ساتویں ساکن کو حذف کرنا جیسے مفاعلتن سے مَفاعیلُ - نقص صرف بحر وافر میں واقع ہوتا ہے

تنبیہ - جن اجزاء میں یہ زحافات واقع ہوں انکو مخبول ۱ - مخزول ۲ - مشکول ۳ اور منقوص ۴ کہتے ہیں -

متعلقات زحاف

معاقبہ مراقبہ مکانفہ

معاقبہ - دو سبب خفیف جمع ہوں تو دونوں کو زحاف سے سلامت رکھنا یا فقط ایک کو اس طرح کہ دونوں ساکن میں سے کوئی حذف نہ کیا جائے یا ایک حذف کیا جائے اور دوسرا سلامت رہے لہذا ضروری ہے دونوں کو ایک ساتھ سلامت رکھنا یا ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے میں زحاف کرنا جیسے مفاعیلن میں یا اور نون دونوں کو سلامت رکھنا یا ان دونوں میں سے ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے کو حذف کرنا - معاقبہ کبھی ایک جزو میں ہوتا ہے جیسے مفاعیلن میں اور کبھی دو جزو میں جیسے فاعلاتن فاعلن میں - معاقبہ نو بحور میں آتا ہے - طویل ۱ - مدید ۲ - وافر ۳ - کامل ۴ - ہزج ۵ - رمل ۶ - منسرح ۷ - خفیف ۸ - مجتث ۹ -

مراقبہ - دو سبب خفیف ایک جزو میں جمع ہوں تو ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے

ہیں زحاف کرنا لہذا نہ دونوں سبب ہیں زحاف ہوگا نہ دونوں سلامت رہیں گے بلکہ ایک میں زحاف کرنا اور دوسرے کو سلامت رکھنا ضروری ہے۔ جیسے مفاعیلن کی یا اور نون میں سے کسی ایک کو حذف کرنا اور دوسرے کو سلامت رکھنا۔

مراقبہ دو بحور میں آتا ہے:۔ مضارع (۱) ۔ مقتضب (۲)۔

مکانفہ۔ دو سبب خفیف ایک جزو میں جمع ہوں تو ان میں تینوں صورت جائز رکھنا یعنی دونوں کو سلامت رکھنا یا دونوں میں زحاف کرنا یا ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے میں زحاف کرنا جیسے مستفعلن کی سین اور فا دونوں کو سلامت رکھنا یا دونوں کو حذف کرنا یا ایک کو سلامت رکھنا اور دوسرے کو حذف کرنا

مکانفہ چار بحور میں آتا ہے:۔ بسیط (۱) ۔ رجز (۲) ۔ سریع (۳) ۔ منسرح (۴)۔

علل کا بیان

علت۔ وہ تغیر ہے جو سبب کے دوسرے حرف کے ساتھ مختص نہیں بلکہ وتد وغیرہ میں بھی ہوتا ہے اور صرف عروض وضرب میں واقع ہوتا ہے اور لازم ہوتا ہے یعنی جب قصیدہ کی پہلی بیت میں عارض ہو تو قصیدہ کی ہر بیت میں لازم ہوگا مگر بعض علل لازم نہیں ہوتے جن کو جاری مجری زحاف کہتے ہیں ان کا بیان آگے آئے گا۔

معلول۔ جس عروض وضرب میں علت واقع ہو اس کو معلول کہتے ہیں۔

صحیح۔ جو عروض وضرب علت سے سالم رہے اس کو صحیح کہتے ہیں۔

علت کی دو قسمیں ہیں علل زیادۃ (۱)۔ علل نقص۔ علل زیادۃ تین (۳) ہیں اور علل نقص نو (۹)۔

علل زیادۃ

۱۔ **ترفیل**۔ سبب خفیف زیادہ کرنا اس جزو کے اخیر میں جس کے آخر میں وتد مجموع ہو۔

جیسے فاعلن سے فاعلاتن اور متفاعلن سے متفاعلاتن۔

ترفیل صرف دو بحور میں واقع ہوتا ہے :۔ کامل۔ متدارک۔

۲۔ **تذییل**۔ (اذالہ) ایک حرف ساکن زیادہ کرنا اس جزو کے اخیر میں جس کے آخر میں وتد مجموع ہو جیسے فاعلن سے فاعلان۔ متفاعلن سے متفاعلان اور مستفعلن سے مستفعلان۔ تذییل تین بحور میں واقع ہوتا ہے: بسیط۔ کامل۔ متدارک۔

۳۔ **تسبیغ** (اسباغ) ایک حرف ساکن زیادہ کرنا اس جزو کے اخیر میں جس کے آخر میں سبب خفیف ہو جیسے فاعلاتن سے فاعلاتان۔

تسبیغ صرف بحر رمل میں واقع ہوتا ہے۔

تنبیہ ۔ ۱۔ جن اجزاء میں یہ علل داخل ہوں ان کو مرفل۔ مذیل (مذال) اور مسبغ کہتے ہیں۔

۲۔ علل زیادہ صرف بحر مجزو میں واقع ہوتے ہیں تاکہ اسکی کمی کا عوض ہوں۔

۳۔ علل زیادہ فقط ضرب میں واقع ہوتے ہیں۔

علل نقص

۱۔ **حذف** سبب خفیف کو گرا دینا جزو کے اخیر سے جیسے فعولن سے فعَلُ۔ فاعلاتن سے فاعلن۔ مفاعیلن سے فعولن۔

حذف چھ بحور میں واقع ہوتا ہے :۔ طویل۔ مدید۔ ہزج۔ رمل۔ خفیف۔ متقارب

۲۔ **قطف**۔ حذف مع العصب یعنی پانچویں متحرک کو ساکن کرنا اور آخری سبب خفیف کو گرا دینا جیسے مفاعلتن سے فعولن۔

قطف صرف بحر وافر میں واقع ہوتا ہے۔

۳۔ **قطع**۔ وتد مجموع کے ساکن کو گرا دینا اور اس کے ماقبل کو ساکن کر دینا

جیسے فاعلن سے فعلُنْ۔ متفاعلن سے فعلاتن۔ مستفعلن سے مفعولن۔
قطع تین بحور میں واقع ہوتا ہے:۔ بسیط۔ کامل۔ رجز۔

۴۔ **بتر**۔ قطع مع الحذف یعنی قطع کے ساتھ آخری سبب خفیف کو گرا دینا جیسے فعولن سے فعْ۔ فاعلاتن سے فعلُنْ۔ تبر دو بحور میں واقع ہوتا ہے:۔ مدید۔ متقارب

۵۔ **قصر**۔ سبب خفیف کے ساکن کو گرا دینا اور اس کے متحرک کو ساکن کر دینا جیسے فاعلاتن سے فاعلاتْ۔ مستفع لن سے مفعولن۔ فعولن سے فعولْ۔
قصر چار بحور میں واقع ہوتا ہے:۔ مدید۔ رمل۔ خفیف۔ متقارب۔

۶۔ **حذف**۔ وتد مجموع کو گرا دینا جیسے متفاعلن سے فعلُنْ۔ حذف صرف بحر کامل میں آتا ہے۔

۷۔ **صلم**۔ وتد مفروق کو گرا دینا جیسے مفعولاتُ سے فعلُنْ۔ صلم صرف بحر سریع میں آتا ہے۔

۸۔ **وقف**۔ ساتویں متحرک کو ساکن کرنا جیسے مفعولاتُ سے مفعولاتْ۔
وقف دو بحور میں آتا ہے:۔ سریع۔ منسرح

۹۔ **کسف**۔ ساتویں متحرک کو گرا دینا جیسے مفعولاتُ سے مفعولن۔
کسف دو بحور میں آتا ہے۔ سریع۔ منسرح۔

تنبیہ۔ جن اجزاء میں یہ علل داخل ہوں ان کو محذوف۔ مقطوف۔ مقطوع۔ ابتر مقصور۔ اجذ۔ اصلم۔ موقوف اور مکسوف کہتے ہیں۔

علل جاری مجریٰ زحاف

یعنی وہ علل جو لازم نہیں ہوتے اور اسی لئے ان کو جاری مجریٰ زحاف کہتے ہیں۔

۱۔ **تشعیث**۔ فاعلاتن کو مفعولن بنا دینا خواہ وتد مجموع کے پہلے متحرک یعنی عین کو حذف کر کے یا دوسرے متحرک یعنی لام کو حذف کر کے پہلی صورت میں فالاتن ہو جائیگا

اور دوسری صورت میں فاعاتن دونوں صورتوں میں مفعولن کیطرف منقول ہوجائیگا

تشعیث دو بحور میں لاحق ہوتا ہے :- خفیف (۱) - مجتث (۲) ۔

۲- خرم - مصرع اول کے پہلے رکن یعنی صدر میں وتد مجموع کے پہلے حرف کو گرادینا جیسے مفاعیلن کی میم حذف کردینا تو فاعیلن مفعولن کی طرف منقول ہوجائے گا اور فعولن کی فا اور مفاعلتن کی میم حذف کرنے سے فعلن اور مفتعلن کیطرف منقول ہوجائیگا۔ خرم کا یہ معنی عام ہے اور اس کے مواقع کے اعتبار سے اس کے خاص خاص نام ہیں لہذا اگر مفاعیلن میں یہ تغیر اکیلا واقع ہو تو اس کو خرم بالمعنی الخاص کہتے ہیں۔

۳- شتر - مفاعیلن میں خرم اور قبض کا جمع ہونا تو فاعلن ہو جائے گا۔

۴- خرب - مفاعیلن میں خرم اور کف کا جمع ہونا تو مفعول کی طرف منقول ہوجائے گا۔

یہ تینوں تغیر دو بحور میں آتے ہیں :- ہزج (۱) - مضارع (۲) ۔

۵- ثلم - فعولن میں خرم کرنا تو فعلن کی طرف منقول ہوجائے گا۔

۶- ثرم - فعولن میں خرم اور قبض کا جمع ہونا تو فعل کی طرف منقول ہوجائے گا۔

یہ دونوں تغیر دو بحور میں آتے ہیں :- طویل (۱) - متقارب (۲) ۔

۷- عضب مفاعلتن میں خرم کرنا تو مفتعلن کی طرف منقول ہوجائے گا۔

۸- قصم - مفاعلتن میں خرم اور عصب کا جمع ہونا تو مفعولن کیطرف منقول ہوجائے گا۔

۹- جمم - مفاعلتن - میں خرم اور عقل کا جمع ہونا تو فاعلن کیطرف منقول ہوجائے گا۔

۱۰- عقص - مفاعلتن - میں خرم اور نقص کا جمع ہونا تو مفعول کیطرف منقول ہوجائے گا۔

یہ چاروں تغیر بحر وافر کے ساتھ مختص ہیں۔

تنبیہ - جن اجزاء میں یہ علل واقع ہوں ان کو مشعث (۱) - اخرم (۲) - اشتر (۳) - اخرب (۴) ، اثلم (۵)

۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰
اثرم - اعضب - اقصم - اجم اور اعقص کہتے ہیں ۔

نقشہ زحاف و علل

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
فعولن	مقبوض فعولُ	محذوف فعَلْ	ابتر فعْ	مقصور فعولُ	اثلم فعْلن	اثرم فعْلُ		
مفاعیلن	مقبوض مفاعلن	مکفوف مفاعیلُ	محذوف فعولن	اخرم مفعولن	اشتر فاعلن	اخرب مفعولُ		
مفاعلتن	معصوب مفاعیلن	معقول مفاعلن	منقوص مفاعیلُ	مقطوف فعولن	اعضب مفتعلن	اقصم مفعولن	اجم فاعلن	اعقص مفعولُ
فاع لاتن	مکفوف فاع لاتُ							
فاعلن	مخبون فعِلن	مرفل فاعلاتن	مذیل فاعلان	مقطوع فعْلن				
مستفعلن	مخبون مفاعلن	مطوی مفتعلن	مخبول فعَلاتن	مذیل مستفعلان	مقطوع مفعولن			
فاعلاتن	مخبون فعِلاتن	مکفوف فاعلاتُ	مشکول فعِلاتُ	مسبغ فاعلاتان	محذوف فاعلن	ابتر فعْلن	مقصور فاعلاتُ	مشعث مفعولن
متفاعلن	مضمر مستفعلن	موقوص مفاعلن	مخزول مفتعلن	مرفل متفاعلاتن	مذیل متفاعلان	مقطوع فعَلاتن	احذ فعَلن	
مفعولاتُ	مخبون مفاعیلُ	مطوی فاعِ لاتُ	مخبول فعِلاتُ	اصلم فعْلن	موقوف مفعولاتُ	مکسوف مفعولن		
مستفع لن	مخبون مفاع لن	مکفوف مستفعلُ	مشکول مفاع لُ	مقصور مفعولن				

Scanned by CamScanner

دوسرا باب

بحور کے نام اور اوزان

بحور بحر کی جمع ہے۔ شعر کے معینہ اوزان میں سے ہر ایک کو بحر کہتے ہیں۔
زحاف و علل کی وجہ سے اکثر بحور کے عروض و ضرب متعدد قسم کے آتے ہیں۔
بحور سولہ ہیں ان کے نام اور اوزان مع تعداد عروض وضرب درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام بحور	اوزان		تعداد عروض	تعداد ضرب
۱	طویل	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن	۱	۳
۲	مدید	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن	۳	۶
۳	بسیط	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن	مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن	۳	۶
۴	وافر	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن	۲	۳
۵	کامل	متفاعلن متفاعلن متفاعلن	متفاعلن متفاعلن متفاعلن	۳	۹
۶	ہزج	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	۱	۲
۷	رجز	مستفعلن مستفعلن مستفعلن	مستفعلن مستفعلن مستفعلن	۴	۵
۸	رمل	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	۲	۶
۹	سریع	مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ	مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ	۴	۶
۱۰	منسرح	مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن	مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن	۳	۳
۱۱	خفیف	فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن	فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن	۳	۵
۱۲	مضارع	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن	مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن	۱	۱
۱۳	مقتضب	مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن	مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن	۱	۱
۱۴	مجتث	مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن	مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن	۱	۱
۱۵	متقارب	فعولن فعولن فعولن فعولن	فعولن فعولن فعولن فعولن	۲	۶
۱۶	متدارک	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	۲	۴
				۳۶	۶۷

Scanned by CamScanner

جن بحور میں آٹھ اجزاء ہیں ان کو **مثمن** کہتے ہیں جیسے طویل۔ مدید۔ بسیط۔ متقارب۔ متدارک

اور جن بحور میں چھ اجزاء ہیں ان کو **مسدس** کہتے ہیں جیسے باقی بحور وافر۔ کامل وغیرہ

جن بحور کے ارکان خماسی اور سباعی دونوں ہیں ان کو **بحور ممتزجہ** کہتے ہیں جیسے طویل۔ مدید۔ بسیط

جن بحور کے ارکان صرف خماسی ہیں ان کو **خماسی** کہتے ہیں جیسے متقارب۔ متدارک

جن بحور کے ارکان صرف سباعی ہیں ان کو **سباعی** کہتے ہیں جیسے وافر۔ کامل۔ ہزج وغیرہ

بعض بحور میں ایک ہی رکن کی تکرار ہے جیسے وافر۔ کامل۔ ہزج۔ رجز۔ رمل۔ متقارب، متدارک

بعض بحور میں دو رکن کی تکرار ہے جیسے باقی بحور طویل۔ مدید۔ بسیط وغیرہ۔

دوائر کا بیان

بحور مذکورہ میں اسباب واوتاد کی تقدیم وتاخیر سے بعض بحور بعض سے نکلتی ہیں۔

ان کے لئے پانچ دائرے وضع کئے گئے ہیں:۔ مختلفہ۔ مؤتلفہ۔ مجتلبہ۔ مشتبہہ۔ متفقہ۔

پہلا دائرہ مختلفہ

اس سے تین بحور نکلتی ہیں:۔ طویل۔ مدید۔ بسیط۔

مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن کو مدور لکھیں اور فعولن سے شروع کریں تو بحر طویل ہوگی اور اگر فعولن کے لن سے شروع کریں اور کہیں لن مفاعی، لن فعو۔ لن مفاعی، لن فعو تو فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن کے وزن پر ہوگا اور یہ بحر مدید ہے اور اگر عیلن سے شروع کریں اور کہیں عیلن فعو لن مفاعیلن فعولن مفا تو مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن کے وزن پر ہوگا اور یہ بحر بسیط ہے۔

اس دائرہ کو مختلفہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے ارکان مختلف ہیں بعض خماسی بعض سباعی۔

Scanned by CamScanner

دوسرا دائرہ مؤتلفہ

اس سے دو بحور نکلتی ہیں :- وافر (۱) - کامل (۲) -

اگر مفاعلتن مفاعلتن کو مدوّر لکھیں اور مفا سے شروع کریں تو بحر وافر ہے۔
اور اگر علتن سے شروع کریں تو بحر کامل ہے۔

اس دائرہ کو مؤتلفہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے ارکان میں الفت ہے یعنی سب سباعی ہیں۔

تیسرا دائرہ مجتلبہ

اس سے تین بحور نکلتی ہیں :- ہزج (۱) - رجز (۲) - رمل (۳) -

اگر مفاعیلن مفاعیلن کو مدوّر لکھیں اور مفا سے شروع کریں تو بحر ہزج ہے اور اگر عیلن سے شروع کریں تو بحر رجز ہے اور اگر لن سے شروع کریں تو بحر رمل ہے۔

اس دائرہ کو مجتلبہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے ارکان دائرہ مختلفہ سے لئے گئے ہیں۔

چوتھا دائرہ مشتبہہ

اس سے چھ بحور نکلتی ہیں :- سریع (۱)، منسرح (۲)، خفیف (۳)، مضارع (۴)، مقتضب (۵)، مجتث (۶) -

اگر مستفعلن مستفعلن مفعولات کو مدوّر لکھیں اور پہلے مستفعلن سے شروع کریں تو بحر سریع (۱) ہے اور اگر دوسرے مستفعلن سے شروع کریں تو بحر منسرح (۲) ہے اور اگر دوسرے مستفعلن کے تف سے شروع کریں تو بحر خفیف (۳) ہے اور اگر دوسرے مستفعلن کے علن سے شروع کریں تو بحر مضارع (۴) ہے اور اگر مفعولات کے مف سے شروع کریں تو بحر مقتضب (۵) ہے اور اگر مفعولات کے عو سے شروع کریں تو بحر مجتث (۶) ہے۔

اس دائرہ کو مشتبہہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں مستفع لن و فاع لاتن اور مستفعلن و فاعلاتن میں اشتباہ ہے۔

Scanned by CamScanner

پانچواں دائرہ متفقہ

اس سے دو بحور نکلتی ہیں :- متقارب ۔ متدارک ۔

اگر فعولن فعولن فعولن فعولن کو مدوّر لکھیں اور فعو سے شروع کریں تو بحر متقارب ہے اور اگر لن سے شروع کریں تو بحر متدارک ہے ۔

اس دائرہ کو متفقہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے اجزا متفق ہیں ۔

Scanned by CamScanner

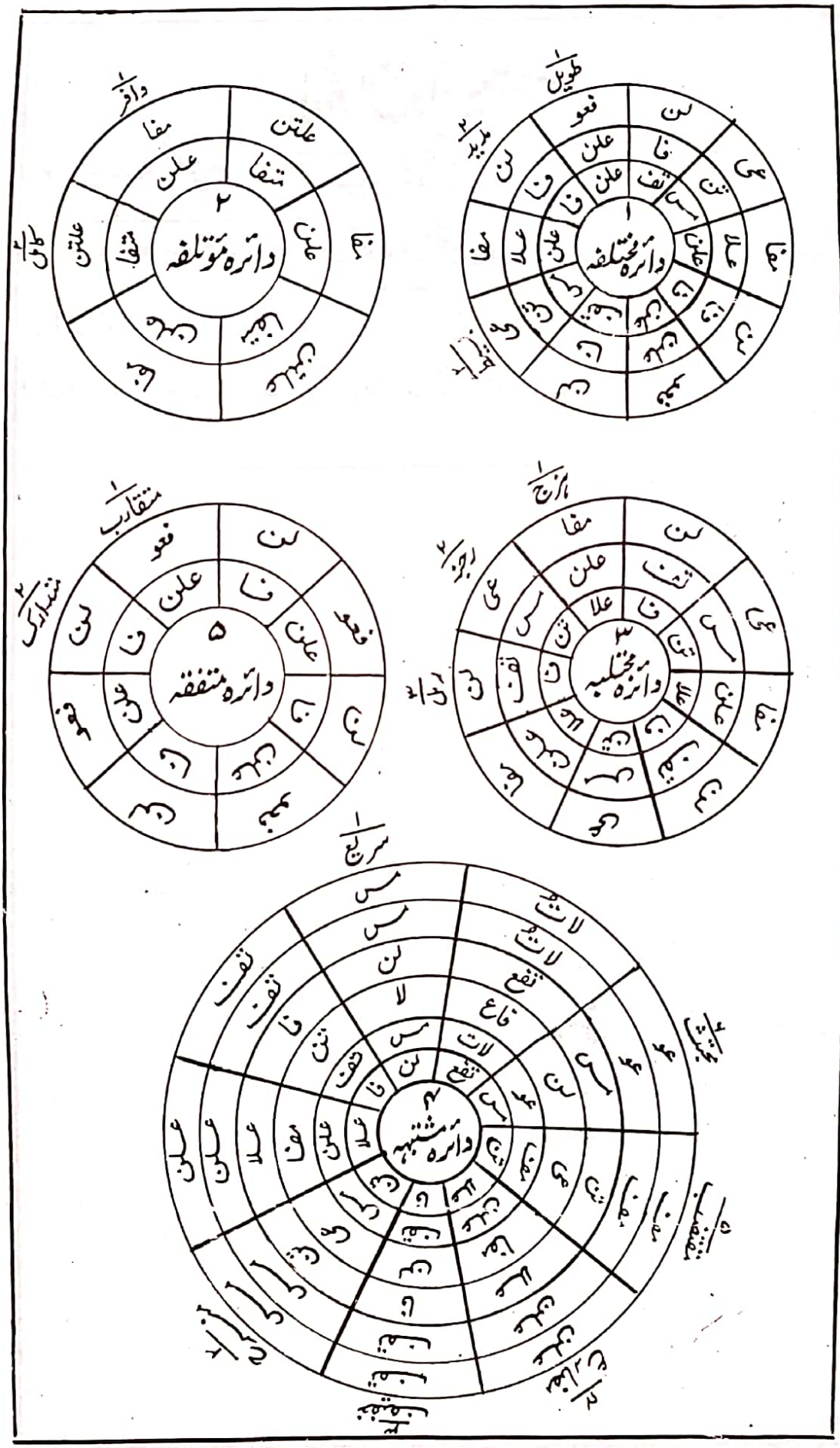
۱ طویل
۱ مدید
۱ وافر
۱ کامل
۱ ہزج
۲ اخرب
۲ اخرم
۱ منسرح
۱ مقتضب
۱ مجتث
۱ سریع
۱ منسرح
۲ مضارع
۱ مقارب
۲ اشتر
۲ اصلم
۲ ابتر
۲ ابتر
۲ اقصم
۲ ابتر
۲ اقصم
۲ ابتر
۲ اقصم

تام۔ وہ بیت ہے جسمیں دائرہ کے تمام اجزاء موجود ہوں۔

مجزو۔ وہ بیت ہے جس کے دونوں مصرع کے اخیر سے ایک ایک جزو کم کر دیا گیا ہو۔

مشطور۔ وہ بیت ہے جس کے نصف اجزاء حذف کر دئے گئے ہوں۔

منہوک۔ وہ بیت ہے جس کے دو تہائی اجزاء حذف کر دئے گئے ہوں۔

مثمن۔ وہ بیت ہے جس میں آٹھ اجزاء ہوں۔

مسدس۔ وہ بیت ہے جس میں چھ اجزاء ہوں۔

مربع۔ وہ بیت ہے جس میں چار اجزاء ہوں۔

مثلث۔ وہ بیت ہے جس میں تین اجزاء ہوں۔

مثنی۔ وہ بیت ہے جس میں دو اجزاء ہوں۔

تقطیع کا بیان

تقطیع کا لغوی معنی ہے ٹکڑے ٹکڑے کرنا اور اصطلاحی معنی ہے بیت کے اجزاء کر کے بحر کے اجزاء کے مقابل کرنا اس طرح کہ متحرک کے مقابل متحرک ہو اور ساکن کے مقابل ساکن۔

(۱) تقطیع میں حرکت کے مقابل مطلقاً حرکت ہونا چاہئے خواہ کوئی بھی ہو ضمہ، کسرہ اور فتحہ کے اختلاف کا اعتبار نہیں چنانچہ سَتُبْدِیْ فعولن کے وزن پر ہے اور وَمَاظَهَرِیْ مَفَاعِیْلُنْ کے وزن پر۔

(۲) تقطیع میں حروف ملفوظی کا اعتبار ہے مکتوبی کا اعتبار نہیں لہذا جو کتابت میں ہو اور تلفظ میں نہ آئے اس کا شمار نہیں جیسے ہمزۂ وصل وغیرہ۔ اور جو تلفظ میں ہو اگرچہ کتابت میں نہ ہو اس کو شمار کرتے ہیں جیسے نون تنوین اسی طرح حرف مشدد کو دو حرف شمار کرتے ہیں اگرچہ کتابت میں ایک ہی ہے۔

Scanned by CamScanner

(۳) تقطیع کرنے میں تمام حروف ملفوظی کو لکھتے ہیں اور جو تلفظ میں نہ آئے اس کو نہیں لکھتے چنانچہ محمدٌ کو مُحَمَّدُنْ لکھتے ہیں اور الرجل کو ارجل۔ اسی لئے عبداللہ بن درستویہ المتوفی ۳۴۷ھ نے کہا "خطانِ لا یُقاسانِ خطُّ المُصحفِ وخطُّ العَروضِ"۔

مندرجہ ذیل اشعار کی تقطیع مع اسمائے بحور ملاحظہ ہو تاکہ باقی کو اسی پر قیاس کریں

ابا مُنذِرٍ کانت غرورًا صحیفتی ولم اُعطکم بالطوعِ مالی ولاعِرضی

تقطیع

ابامُن ذِرِنْ کانت غرورن صحیفتی ولم اُع طِکُم بِططَو عِمالی ولاعِرضی

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

بحر طویل مثمن مقبوض (نوع اول)

یالَبکرٍ اَنشروا لِی کُلیبًا یالَبکرٍ اینَ اَینَ الفرارُ

تقطیع

یالَبکرِن انشرو لی کلیبن یالبکرِن این ای نلفرارُو

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن

بحر مدید مجزو (نوع اول)

یاحارِ لا اُرمَیَنْ منکم بداھیۃٍ لم یَلقھا سُوقَۃٌ قبلی ولا مَلِک

تقطیع

یا حارِ لا اُرمَیَنَّ منکم بداھِیَۃٍ لم یلقھا سوقتن قبلی ولا مَلِکو

مستفعلن فاعلن مستفعلن فعِلنْ مستفعلن فاعلن مستفعلن فعِلنْ

بحر بسیط مثمن مجنون (نوع اول)

بحور کا تفصیلی بیان

۱- بحر طویل

وزن

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

اس کا عروض ایک ہے اور ضرب تین۔

عروض مقبوض ہے یعنی مفاعلن

پہلی ضرب صحیح ہے یعنی مفاعیلن

دوسری ضرب مقبوض ہے یعنی مفاعلن

تیسری ضرب محذوف ہے یعنی فعولن

طرفۃ بن العبد	ابا منذرٍ کانت عنورًا صحیفتی	۱	ولم اُعطکم بالطوعِ مالی ولاعرضی	عروض	ضرب
	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن		فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن	مقبوض	صحیح
〃	ستُبدی لک الایّام ماکنتَ جاھلا	۲	ویأتیکَ بالاخبارِ من لم تُزوِّدِ		
	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن		فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن	〃	مقبوض
	اَقیموا بنی النُعمان عنا صدورکم	۳	وِالّا تُقیموا صاغرین الرؤسا		
	فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن		فعولن مفاعیلن فعولن فعولن	〃	محذوف

اس بحر میں فعولن جہاں بھی ہو اس میں قبض جائز ہے تو فعولُ ہو جائے گا اور بیت کے شروع میں ہو تو اس میں ثلم جائز ہے تو فعلُن ہو جائے گا اور ثرم بھی جائز ہے تو فعلُ ہو جائیگا۔ اور مفاعیلن میں قبض اور کف بطور معاقبہ جائز ہے قبض کی صورت میں مفاعلن ہو جائے گا اور کف کی صورت میں مفاعیلُ ہو جائے گا۔

۲- بحر مدید

وزن

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن

یہ بحر وجوباً مجزو ہے یعنی مثمن الاصل ہے اور مسدس الاستعمال۔

اس کے عروض تین ہیں اور ضروب چھ۔

پہلا عروض صحیح ہے یعنی فاعلاتن اور اس کی ضرب بھی صحیح ہے یعنی فاعلاتن

دوسرا عروض محذوف ہے یعنی فاعلن اس کی پہلی ضرب مقصور ہے یعنی فاعلاتُ

دوسری ضرب محذوف ہے یعنی فاعلن

تیسری ضرب ابتر ہے یعنی فعلُن

تیسرا عروض محذوف مجنون ہے یعنی فعِلُن اس کی پہلی ضرب محذوف مجنون ہے یعنی فعِلُن

دوسری ضرب ابتر ہے یعنی فعُلن

مہلہل بن ربیعہ	یا لبکرٍ انشروا لی کلیبًا	۱	یا لبکرٍ أین أین الفرارُ	عروض	ضرب
	فاعلاتن فاعلن فاعلاتن		فاعلاتن فاعلن فاعلاتن	صحیح	صحیح
	لا یغُرَّنَّ امرأً عیشہٗ	۲	کل عیشٍ صائرٌ للزوالُ		
	فاعلاتن فاعلن فاعلن		فاعلاتن فاعلن فاعلاتُ	محذوف	مقصور

Scanned by CamScanner

	اِعلموا اَنّی لکم حافظ	۳	شاھدًا ما کنتُ او غائبًا	عروض	ضرب
	فاعلاتن فاعلن فاعلن		فاعلاتن فاعلن فاعلن	″	محذوف
	انما الذلفاءُ یاقوتۃٌ	۴	اُخرجتْ مِن کیسِ ھقان		
	فاعلاتن فاعلن فاعلن		فاعلاتن فاعلن فعلنْ	″	ابتر
طرفہ	للفتی عقلٌ یعیشُ بہٖ	۵	حیثُ تھدی ساقہ قدمہٗ		
	فاعلاتن فاعلن فعِلنْ		فاعلاتن فاعلن فعلن	محذوف ومجنون	محذوف ومجنون
عدی بن زید	رُبَّ نارٍ بتُّ ارمُقُھا	۶	تقضم الھندیَّ والغارا		
	فاعلاتن فاعلن فعِلن		فاعلاتن فاعلن فعلنْ	″	ابتر

اس بحر کے حشو میں خبن، کف اور شکل آتا ہے۔ خبن کی صورت میں فعلاتن اور فعِلن ہوگا اور کف کی صورت میں فاعلاتُ ہوگا اور شکل کی صورت میں فعِلاتُ ہوگا۔

اور فاعلاتن فاعلن میں معاقبہ ثابت ہے تو فاعلاتُ فاعلن اور فاعلاتن فعِلن جائز ہے۔

۳- بحر بسیط

وزن

مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن

اس کے عروض تین ہیں اور ضروب چھ۔

پہلا عروض مجنون ہے یعنی فعِلن اس کی پہلی ضرب مجنون ہے یعنی فعِلن

دوسری ضرب مقطوع ہے یعنی فعْلن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے یعنی مستفعلن اس کی پہلی ضرب مجزو مذال ہے یعنی مستفعلان
دوسری ضرب مجزو صحیح ہے یعنی مستفعلن
تیسری ضرب مجزو مقطوع ہے یعنی مفعولن
تیسرا عروض مجزو مقطوع ہے یعنی مفعولن اس کی ضرب بھی مجزو مقطوع ہے یعنی مفعولن

زہیر بن ابی سلمیٰ	یاحارِ لا اُرمَیَنْ منکم بداھیۃٍ	۱	لم یلقھا سُوقَۃٌ قبلی ولا مَلِکٌ	عروض	ضرب
	مستفعلن فاعلن مستفعلن فعِلن		مستفعلن فاعلن مستفعلن فعلن	مجنون	مجنون
عمر بن ابراہیم	قد اَشھَدُ الغارۃَ الشعواءَ تحمِلُنی	۲	جَرداءُ معروقۃُ اللحیینِ سُرحُوبُ		
	مستفعلن فاعلن مستفعلن فعِلن		مستفعلن فاعلن مستفعلن فعُلن	〃	مقطوع
مرقش ۵۵۲ء	اناذَمَمنا علیٰ ماخَیَّلتْ	۳	سعد بن زیدٍ وعمرٌو من تمیمٍ		
	مستفعلن فاعلن مستفعلن		مستفعلن فاعلن مستفعلان	مجزو صحیح	مجزو مذال
	ماذا وقوفی علیٰ رَبعٍ خلا	۴	مُحلولِقٍ دارسٍ مُستَعجِمِ		
	مستفعلن فاعلن مستفعلن		مستفعلن فاعلن مستفعلن	〃	مجزو صحیح
	سیروا معًا انما میعادُکم	۵	یومُ الثلاثا ببطنِ الوادی		
	مستفعلن فاعلن مستفعلن		مستفعلن فاعلن مفعولن	مجزو صحیح	مجزو مقطوع
	ما ھیَّجَ الشوقَ من اَطلالِ	۶	اَضحتْ قِفارًا کوَحیِ الواحی		
	مستفعلن فاعلن مفعولن		مستفعلن فاعلن مفعولن	مجزو مقطوع	مجزو مقطوع

اس بحر کے حشو میں خبن، طی اور خبل آتا ہے۔ خبن کی صورت میں مفاعلن اور فعِلن ہوگا

Scanned by CamScanner

اور طی کی صورت میں مفتعلن ہوگا اور خبل کی صورت میں فَعَلَتُنْ ہوگا۔

۴ - بحر وافر

وزن

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

اس کے عروض دو ہیں اور ضرب تین۔

پہلا عروض مقطوف ہے یعنی فعولن اور اس کی ضرب بھی مقطوف ہے یعنی فعولن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے یعنی مفاعلتن اس کی پہلی ضرب مجزو صحیح ہے یعنی مفاعلتن

دوسری ضرب مجزو معصوب ہے یعنی مفاعیلن

لنا غنمٌ نسوّقها غزارٌ	۱	کانّ قرونَ جلّتها العصیُّ	عروض	ضرب
مفاعلتن مفاعلتن فعولن		مفاعلتن مفاعلتن فعولن	مقطوف	مقطوف
لقد علمتْ ربیعةُ انّ	۲	نَ حبلكَ واهنٌ خلقٌ		
مفاعلتن مفاعلتن		مفاعلتن مفاعلتن	مجزو صحیح	مجزو صحیح
أُعاتبها وآمُرُها	۳	فتغضبنی وتعصینی		
مفاعلتن مفاعلتن		مفاعلتن مفاعیلن	〃	مجزو معصوب

تنبیہ - ۱۔ اس بحر کے حشو میں عصب، عقل اور نقص آتا ہے۔ عصب کی صورت میں مفاعیلن ہوگا اور عقل کی صورت میں مفاعلن ہوگا اور نقص کی صورت میں مفاعیلُ ہوگا۔ اور بیت کے پہلے جزو میں عضب، قصم، جم اور عقص جائز ہے۔ عضب کی صورت میں

مفتعلن ہوگا اور قصم کی صورت میں مفعولن ہوگا اور جم کی صورت میں فاعلن ہوگا اور عقص کی صورت میں مفعولُ ہوگا۔

۲۔ اس بحر کے مجزو بیت کے اجزاء میں جب عقل واقع ہو تو بحر رجز مجزو مجنون کے ساتھ مشتبہ ہو جاتی ہے تو اگر قصیدہ میں کوئی جزو مفاعلتن کے وزن پر ہو تو بحر وافر مجزو معقول ہوگی اور اگر کوئی جزو مستفعلن کے وزن پر ہو تو بحر رجز مجزو مجنون ہوگی ورنہ دونوں میں سے ہر ایک ہو سکتی ہے مگر بحر رجز مجزو مجنون ہونا مرجح ہے کیونکہ خبن اخف ہے عقل سے

اور اس بحر کے مجزو بیت کے اجزاء میں جب عصب واقع ہو تو بحر ہزج مجزو کے ساتھ مشتبہ ہو جاتی ہے تو اگر قصیدہ میں کوئی جزو مفاعلتن کے وزن پر ہو تو بحر وافر مجزو معصوب ہوگی ورنہ بحر ہزج مجزو ہونا مرجح ہے کیونکہ اس میں مفاعیلن اصلی ہے اور وافر میں مفاعیلن معصوب ہے۔

۵۔ بحر کامل

وزن

متفاعلن متفاعلن متفاعلن　　متفاعلن متفاعلن متفاعلن

اس کے عروض تین ہیں اور ضرب نو۔

پہلا عروض تام صحیح ہے یعنی متفاعلن اور اس کی پہلی ضرب تام صحیح ہے یعنی متفاعلن

دوسری ضرب مقطوع ہے یعنی فعلاتن

تیسری ضرب احذ مضمر ہے یعنی فعْلن

دوسرا عروض احذ ہے یعنی فعِلن اس کی پہلی ضرب احذ ہے یعنی فعِلن

دوسری ضرب احذ مضمر ہے یعنی فعْلن

Scanned by CamScanner

تیسرا عروض مجزو صحیح ہے یعنی متفاعلن اسکی پہلی ضرب مجزو مرفل ہے یعنی متفاعلاتن
دوسری ضرب مجزو مذال ہے یعنی متفاعلان
تیسری ضرب مجزو صحیح ہے یعنی متفاعلن
چوتھی ضرب مجزو مقطوع ہے یعنی فعلاتن

عنترہ	واذا صحوتُ فما اُقصّرُ عن ندیً	۱	وکما علمتِ شمائلی وتکرمی	عروض	ضرب
	متفاعلن متفاعلن متفاعلن		متفاعلن متفاعلن متفاعلن	تام صحیح	تام صحیح
اخطل ۹۵ھ	واذا دعوتُ عمّھنّ فانہ	۲	نَسَبٌ یزیدُکَ عندھنّ خبالا		
	متفاعلن متفاعلن متفاعلن		متفاعلن متفاعلن فعلاتن	〃	مقطوع
	لِمَنِ الدیارُ برامتینِ فعاقلٖ	۳	دَرَسَتْ وغیّرَ آیھا القَطْرُ		
	متفاعلن متفاعلن متفاعلن		متفاعلن متفاعلن فعلن	〃	احذ مضمر
	دِمَنٌ عَفتْ ومحا معالمھا	۴	ھَطِلٌ اُجشٌّ ویارِحٌ تَرِبُ		
	متفاعلن متفاعلن فعِلن		متفاعلن متفاعلن فعِلن	احذ	احذ
زہیر	ولأنتَ اشجعُ من اسامۃ اذ	۵	دُعِیتْ نزالِ وَلجّ فی الذُعْرِ		
	متفاعلن متفاعلن فعِلن		متفاعلن متفاعلن فعلن	〃	احذ مضمر
	ولقد سبقتَھمو اِلیٰ	۶	ی فلِمْ نزعتَ وانتَ آخرُ		
	متفاعلن متفاعلن		متفاعلن متفاعلاتن	مجزو صحیح	مجزو مرفل
	حدثٌ یکونُ مقامہٗ	۷	ابدًا بمختلفِ الریاحِ		
	متفاعلن متفاعلن		متفاعلن متفاعلان	〃	مجزو مذال

	واذا افتقرت فلاتکن	۸	متجشعاً وتحمّلِ	عروض	ضرب
	متفاعلن متفاعلن		متفاعلن متفاعلن	″	مجزو صحیح
	واذا ھُمو ذکرُوا الاِسا		ءَ ۃَ اَکثَروا الحَسَنات		•
	متفاعلن متفاعلن		متفاعلن فعلاتن	″	مجزو مقطوع

تنبیہ۔ ۱۔ اس بحر کے حشو میں اضمار، وقص اور خزل آتا ہے۔ اضمار کی صورت میں مستفعلن ہوگا اور وقص کی صورت میں مفاعلن ہوگا اور خزل کی صورت میں مفتعلن ہوگا

۲۔ اس بحر کے عروض و ضرب جب احذ ہوں اور حشو کے تمام اجزاء میں اضمار واقع ہو تو بحر سریع مخبول مکسوف کے ساتھ مشتبہ ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں کا وزن مستفعلن مستفعلن فعِلن ہو جاتا ہے۔

اسی طرح جب تمام اجزاء میں وقص واقع ہو اور سریع مذکور کے تمام اجزاء میں خبن واقع ہو کیونکہ دونوں کا وزن مفاعلن مفاعلن فعِلن ہو جاتا ہے۔

اور اسی طرح جب تمام اجزاء میں خزل واقع ہو اور سریع مذکور کے تمام اجزاء میں طی واقع ہو کیونکہ دونوں کا وزن مفتعلن مفتعلن فعِلن ہو جاتا ہے۔

لہذا اگر قصیدہ میں کوئی جزو ایسا پایا جائے جو ایک بحر کو متعین کر دے تو فبہا ورنہ بحر کامل قرار دیا جائے گا کیونکہ اس کے عروض و ضرب میں صرف حذذ ہے اور بحر سریع کے عروض و ضرب میں خبل و کسف ہے اور خبل قبیح ہے۔

اور اس بحر کے اجزاء میں جب اضمار واقع ہو تو بحر رجز کے ساتھ مشتبہ ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر قصیدہ میں کوئی جزو متفاعلن کے وزن پر پایا جائے تو بحر کامل ہوگی اور اگر ایسا

زحاف پایا جائے جو بحر کامل میں جائز نہ ہو جیسے خبل تو بحر رجز ہو گی ورنہ بحر رجز ہونا راجح ہے کیونکہ اس میں مستفعلن اصلی ہے اور بحر کامل میں مستفعلن مضمر ہے۔

۶ - بحر ہزج

وزن

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا لن

یہ بحر دو جوًا مجزو ہے یعنی مسدس الاصل ہے اور مربع الاستعمال۔

اس کا عروض ایک ہے اور ضروب دو۔

عروض صحیح ہے یعنی مفاعیلن پہلی ضرب صحیح ہے یعنی مفاعیلن

دوسری ضرب محذوف ہے یعنی فعولن

عفا من آلِ لیلیٰ السہ	بُ فالاَ ملاحُ فالغمرُ	عروض	ضرب
مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن مفاعیلن	مجزو صحیح	مجزو صحیح
وماظہری لِباغی الضیـ	ـمِ بالظہرِ الذلولِ		
مفاعیلن مفاعیلن	مفاعیلن فعولن	؍؍	مجزو محذوف

اس بحر میں قبض اور کف بطور معاقبہ جائز ہے۔ قبض کی صورت میں مفاعلن اور کف کی صورت میں مفاعیلُ ہو گا۔

اور پہلے جزو میں خرم، شتر اور خرب جائز ہے۔ خرم کی صورت میں مفعولن ہو گا۔ اور شتر کی صورت میں فاعلن ہو گا اور خرب کی صورت میں مفعولُ ہو گا۔

Scanned by CamScanner

۷- بحر رجز

وزن

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اس کے عروض چار ہیں اور ضروب پانچ۔

پہلا عروض تام صحیح ہے یعنی مستفعلن اس کی پہلی ضرب تام صحیح ہے یعنی مستفعلن

دوسری ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے یعنی مستفعلن اور اس کی ضرب بھی مجزو صحیح ہے یعنی مستفعلن

تیسرا عروض مشطور ہے یعنی مستفعلن اور وہی اس کی ضرب ہے۔

چوتھا عروض منہوک ہے یعنی مستفعلن اور وہی اس کی ضرب ہے۔

				عروض	ضرب
	دارٌ لِسلمیٰ اذ سُلَیمیٰ جارَةٌ	۱	قفرًا تریٰ آیاتها مثلَ الزُّبُرْ	تام صحیح	تام صحیح
	مستفعلن مستفعلن مستفعلن		مستفعلن مستفعلن مستفعلن		
	القلبُ منها مستریحٌ سالِمٌ	۲	والقلبُ منّی جاهِدٌ مجهودُ	تام صحیح	مقطوع
	مستفعلن مستفعلن مستعلن		مستفعلن مستفعلن مفعولن		
	قد هاج قلبی منزلٌ	۳	من اُمِّ عمرٍ و مُقفِرُ	مجزو صحیح	مجزو صحیح
	مستفعلن مستفعلن		مستفعلن مستفعلن		
عجاج	ما هاج احزانًا وشجوًا قد شجا	۴	.....	مشطور	مشطور
	مستفعلن مستفعلن مستفعلن				
ورقہ بن نوفل	یا لیتنی فیها جذَعْ	۵	.....	منہوک	منہوک
	مستفعلن مستفعلن				

Scanned by CamScanner

اس بحر میں خبن ، طی اور خبل آتا ہے۔ خبن کی صورت میں مفاعلن ہوگا اور طی کی صورت میں مفتعلن ہوگا اور خبل کی صورت میں فعلتن ہوگا۔

۸ - بحر رمل

وزن

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

اس کے عروض دو ہیں اور ضروب چھ۔

پہلا عروض محذوف ہے یعنی فاعلن اس کی پہلی ضرب تام صحیح ہے یعنی فاعلاتن

دوسری ضرب مقصور ہے یعنی فاعلاتْ

تیسری ضرب محذوف ہے یعنی فاعلن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے یعنی فاعلاتن اس کی پہلی ضرب مجزو مسبغ ہے یعنی فاعلاتان

دوسری ضرب مجزو صحیح ہے یعنی فاعلاتن

تیسری ضرب مجزو محذوف ہے یعنی فاعلن

ابن الابرص	مثلَ سحقِ البُردِ عفّی بعدكَ الـ	۱	سقطرُ مغناهُ وتاويبُ الشمالِ	عروض	ضرب
	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن	محذوف	تام صحیح
عدی بن زید	أبلِغِ النُعمانَ عنی مألُكا	۲	أنّه قد طالَ حبسی وانتظارُ	〃	مقصور
	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتْ		
	قالت الخنساءُ لما جئتُها	۳	شابَ بعدی رأسُ هذا وتقهّبْ	〃	محذوف
	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن		فاعلاتن فاعلاتن فاعلن		

Scanned by CamScanner

یاخلیلی اربعاوا سُ	۴	تَخبِراربعًا بعسفانْ	عروض	ضرب	
فاعلاتن فاعلاتن		فاعلاتن فاعلاتان	مجزو صحیح	مجزو مسبغ	
مُقفراتٌ دارساتٌ	۵	مثل آیاتِ الزبورِ			
فاعلاتن فاعلاتن		فاعلاتن فاعلاتن	〃	مجزو صحیح	
مالِما قَرّتْ بہ العیْ		نانِ مِن ھذا ثمنْ			
فاعلاتن فاعلاتن		فاعلاتن فاعلن	〃	مجزو محذوف	

اس بحر کے حشو میں خبن، کف اور شکل آتا ہے۔ خبن کی صورت میں فعلاتن ہوگا اور کف کی صورت فاعلاتُ ہوگا اور شکل کی صورت میں فعلاتُ ہوگا۔

اور اس میں معاقبہ بھی آتا ہے تو فاعلاتن فعِلاتن اور فاعلاتُ فاعلاتن جائز ہے۔

۹- بحر سریع

وزن

مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ

اس کے عروض چار ہیں اور ضروب چھ۔

پہلا عروض مطوی مکسوف ہے یعنی فاعلن اسکی پہلی ضرب مطوی موقوف ہے یعنی فاعلاتُ

دوسری ضرب مطوی مکسوف ہے یعنی فاعلن

تیسری ضرب اصلم ہے یعنی فعْلن

دوسرا عروض مخبول مکسوف ہے یعنی فعِلن اور اسکی ضرب بھی مخبول مکسوف ہے یعنی فعِلن

تیسرا عروض مشطور موقوف ہے یعنی مفعولاتُ اور وہی اس کی ضرب ہے۔

Scanned by CamScanner

چوتھا عروض مشطور مکسوف ہے یعنی مفعولن اور وہی اس کی ضرب ہے۔

	أزمانُ سلمیٰ لا یریٰ مثلھا الر	۱	راؤنَ فی شامٍ ولا فی عراقُ	عروض	ضرب
	مستفعلن مستفعلن فاعلن		مستفعلن مستفعلن فاعلات	مطوی مکسوف	مطوی موقوف
	ھاجَ الھویٰ رسمٌ بذاتِ الغضیٰ	۲	مُخلوقٌ مستعجمٌ محولُ		
	مستفعلن مستفعلن فاعلن		مستفعلن مستفعلن فاعلن	〃	مطوی مکسوف
ابو قیس	قالتْ ولم تقصدْ لقیلِ الخنا	۳	مھلاً لقدْ بلغتَ اسماعی		
	مستفعلن مستفعلن فاعلن		مستفعلن مستفعلن فعلن	〃	اصلم
مرقش	النشرُ مسکٌ والوجوہُ دنا	۴	نیرہ اطرافُ الاکفِّ عنمُ		
	مستفعلن مستفعلن فعلن		مفتعلن مستفعلن فعلن	مخبول مکسوف	مخبول مکسوف
	ینضحنَ فی حافاتِھا بالابوالُ	۵	.....		
	مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ		.....	مشطور	موقوف
	یا صاحبیَّ رحلی اقِلّا عذلی	۶	.....		
	مستفعلن مستفعلن مفعولن		.....	مشطور	مکسوف

تنبیہ - ۱- اس بحر کے حشو میں خبن، طی اور خبل آتا ہے۔ خبن کی صورت میں مفاعلن ہوگا اور طی کی صورت میں مفتعلن ہوگا اور خبل کی صورت میں فَعَلَتُنْ ہوگا۔

۲- بحر سریع میں مفعولاتُ اپنی اصل پر مستعمل نہیں ہوا تاکہ وقف علی المتحرک لازم نہ آئے

۳- بحر سریع مجزوا ور منہوک مستعمل نہیں ہوئی تاکہ بحر رجز مجزوا ور منہوک کے ساتھ

ملتبس نہ ہو جائے لہذا مستفعلن چار بار یا دو بار ہو تو بحر رجز مجزو یا منہوک ہو گی۔

۱۰ - بحر منسرح

وزن

مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن - مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن

اس کے عروض تین ہیں اور ضروب بھی تین۔

پہلا عروض صحیح ہے یعنی مستفعلن اور اس کی ضرب مطوی ہے یعنی مفتعلن

دوسرا عروض منہوک موقوف ہے یعنی مفعولاتُ اور وہی اس کی ضرب ہے۔

تیسرا عروض منہوک مکسوف ہے یعنی مفعولن اور وہی اس کی ضرب ہے۔

	اِنَّ ابنَ زیدٍ لانزالَ مستعملاً	۱	للخیرِ یُفشی فی مصرّ العُرفا	عروض	ضرب
	مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن		مستفعلن مفعولاتُ مفتعلن	صحیح	مطوی
ہند بنت عتبہ	صبرًا بنی عبدِ الدارْ	۲	.....	منہوک	موقوف
	مستفعلن مفعولاتُ				
ام سعد بن معاذ رضہ	ویلَ اُمِّ سعدٍ سعدًا	۳	.....	منہوک	مکسوف
	مستفعلن مفعولن				

اس بحر کے حشو میں خبن، طی اور خبل آتا ہے۔ خبن کی صورت میں مفاعلن اور مفاعیلُ ہو گا۔

اور طی کی صورت میں مفتعلن اور فاعلاتُ ہو گا اور خبل کی صورت میں فعلتن اور فعلاتُ ہو گا۔

۱۱ - بحر خفیف

وزن

فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن　　فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن

اس کے عروض تین ہیں اور ضروب پانچ۔

پہلا عروض صحیح ہے یعنی فاعلاتن　　اس کی پہلی ضرب صحیح ہے یعنی فاعلاتن
اس میں تشعیث بھی جائز ہے یعنی مفعولن
دوسری ضرب محذوف ہے یعنی فاعلن

دوسرا عروض محذوف ہے یعنی فاعلن اور اس کی ضرب بھی محذوف ہے یعنی فاعلن

تیسرا عروض مجزو صحیح ہے یعنی مستفعلن اس کی پہلی ضرب مجزو صحیح ہے یعنی مستفعلن
دوسری ضرب مجزو مخبون مقصور ہے یعنی فعولن

اعشیٰ	حلّ اھلی مابین دُرنا فبادو	۱	لاوحلّتْ علویّۃً بالسخال	عروض	ضرب
	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن		فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن	صحیح	صحیح
ابن الرعلا	لیس من مات فاستراحَ بمَیْتٍ		انما المیتُ میّت الاحیاءِ		
	فاعلاتن مفاعلن فعِلاتن		فاعلاتن مفاعلن مفعولن	مخبون	مشعث
〃	انما المیْتُ من یعیش کئیبًا		کاسفًا بالُہٗ قلیلُ الرجاءِ		
	فاعلاتن مفاعلن فعلاتن		فاعلاتن مفاعلن فاعلاتن	〃	صحیح
کمیت	لیتَ شِعری ھل ثم ھل اٰتینّھُمُ	۲	ام یحولَن من دون ذاک الرَدیٰ		
	فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن		فاعلاتن مستفعلن فاعلن	صحیح	محذوف
	ان قدرنا یومًا علےٰ عامرٍ	۳	ننتصفْ منہُ اوندعہٗ لکُم		
	فاعلاتن مستفعلن فاعلن		فاعلاتن مستفعلن فاعلن	محذوف	محذوف

لیتَ شِعری ماذا تَریٰ	۴	اُمُّ عمرٍ وفی امرنا	عروض	ضرب
فاعلاتن مستفعلن		فاعلاتن مستفعلن	مجزو صحیح	مجزو صحیح
کلُ خَطْبٍ ان لم تکو	۵	نوا غَضِبتُم یسیرٌ		
فاعلاتن مستفعلن		فاعلاتن فعولن	؍	مجزو مجبون مقصور

اس بحر کے حشو میں خبن، کف اور شکل واقع ہوتا ہے۔ خبن کی صورت میں فعلاتن اور مفاعلن ہوگا اور کف کی صورت میں فاعلاتُ اور مستفعلُ ہوگا اور شکل کی صورت میں لاتُ اور مفاعِلُ ہوگا۔ اور فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن میں معاقبہ جائز ہے۔

۱۲۔ بحر مضارع

وزن

مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن

یہ بحر وجوباً مجزو ہے یعنی مسدس الاصل ہے اور مربع لاستعمال۔

اس کا عروض ایک ہے اور ضرب بھی ایک۔

عروض صحیح ہے یعنی فاع لاتن اور ضرب بھی صحیح ہے یعنی فاع لاتن

دعانی الیٰ سُعادا	۱	دداعی هویٰ سُعادا	عروض	ضرب
مفاعیلُ فاع لاتن		مفاعیلُ فاع لاتن	مجزو صحیح	مجزو صحیح

اس بحر کے مفاعیلن میں قبض یا کف بطور مراقبہ ضروری ہے۔ قبض کی صورت میں مفاعلن

ہوگا اور کف کی صورت میں مفاعیلُ ہوگا ۔ نیز مفاعیلن میں شتر اور خرب بھی واقع ہوتا ہے شتر کی صورت میں فاعلن ہوگا اور خرب کی صورت میں مفعولُ ہوگا ۔

۱۳ - بحر مقتضب

وزن

مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن مفعولاتُ مستفعلن مستفعلن

یہ بحر وجوباً مجزو ہے یعنی مسدس الاصل ہے اور مربع الاستعمال ۔

اس کا عروض ایک ہے اور ضرب بھی ایک ۔

عروض مطوی ہے یعنی مفتعلن اور ضرب بھی مطوی ہے یعنی مفتعلن ۔

	اَقبلتُ فلاحَ لها	ا	عارضانِ کالسبجِ	عروض	ضرب
	فاعلاتُ مفتعلن		فاعلاتُ مفتعلن	مطوی	مطوی

اس بحر کے مفعولاتُ میں خبن یا طی بطور مراقبہ ضروری ہے ۔ خبن کی صورت میں مفاعیلُ ہوگا اور طی کی صورت میں فاعلاتُ ہوگا ۔

۱۴ - بحر مجتث

وزن

مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن

یہ بحر وجوباً مجزو ہے یعنی مسدس الاصل ہے اور مربع الاستعمال ۔

اس کا عروض ایک ہے اور ضرب بھی ایک ۔

Scanned by CamScanner

عروض صحیح ہے یعنی فاعلاتن اور ضرب بھی صحیح ہے یعنی فاعلاتن
اس میں تشعیث بھی جائز ہے یعنی مفعولن

البطنُ منها خمیصٌ	۱	والوجهُ مثلُ الهلالِ	عروض صحیح	ضرب صحیح
مستفع لن فاعلاتن		مستفع لن فاعلاتن		
لِمْ لا یعی ما اقولُ	۲	ذا السیدُ المأمولُ		
مستفع لن فاعلاتن		مستفع لن مفعولن	〃	مشعث

اس بحر کے حشو میں خبن، کف اور شکل واقع ہوتا ہے۔ خبن کی صورت میں مفاع لن ہوگا اور کف کی صورت میں مستفع ل ہوگا اور شکل کی صورت میں مفاع ل ہوگا اور مستفع لن فاعلاتن میں معاقبہ جائز ہے۔

۱۵- بحر متقارب

وزن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن فعولن

اس کے عروض دو ہیں اور ضروب چھ۔

پہلا عروض صحیح ہے یعنی فعولن اس کی پہلی ضرب صحیح ہے یعنی فعولن
دوسری ضرب مقصور ہے یعنی فعولُ
تیسری ضرب محذوف ہے یعنی فعلُ
چوتھی ضرب ابتر ہے یعنی فعْ

دوسرا عروض مجزو محذوف ہے یعنی فعَلُ اس کی پہلی ضرب مجزو محذوف ہے یعنی فعَلُ

Scanned by CamScanner

دوسری ضرب مجزو ابتر ہے یعنی فعْ

	فاما تمیمٌ تمیمُ بن مرٍ	۱	فالفاھُمُ القومُ رَوبیٰ نیاما	عروض	ضرب
	فعولن فعولن فعولن فعولن		فعولن فعولن فعولن فعولن	صحیح	صحیح
ابوامیہ ہذلی	ویأوی الی نسوۃٍ باُساتٍ	۲	وشعثٍ مراضیعَ مثل السعال		
	فعولن فعولن فعولن فعولن		فعولن فعولن فعولن فعولْ	″	مقصور
	واَرْوِی من الشعر شعرًا اعویصًا	۳	یُنسّی الرُواۃَ الذی قد رووا		
	فعولن فعولن فعولن فعولن		فعولن فعولن فعولن فعَلْ	″	محذوف
	خلیلیَّ عُوجا علی رَسمِ دارٍ	۴	خَلَتْ من سُلیمیٰ ومن میَّہ		
	فعولن فعولن فعولن فعولن		فعولن فعولن فعولن فعْ	″	ابتر
	اَمِن دِمنۃٍ اَقفَرَتْ	۵	لِسَلمیٰ بذات الغَضیٰ		
	فعولن فعولن فعَلْ		فعولن فعولن فعَلْ	مجزو ومحذوف	مجزو ومحذوف
	تَعَفَّتْ ولا تَبتَئِس	۶	فما یُقضَ یأتیکا		
	فعولن فعولن فعَلْ		فعولن فعولن فعْ	″	مجزو ابتر

اس بحر کے حشو میں قبض جائز ہے تو فعولُ ہو جائے گا۔

اور بیت کے پہلے جزو میں ثلم جائز ہے تو فعْلن ہو جائے گا اور ثرم جائز ہے تو فعَلْ ہو جائیگا

اس بحر کے پہلے عروض میں حذف کا آنا علل جاری مجریٰ زحاف میں سے ہے لہذا جائز ہے کہ کسی بیت میں حذف ہو اور کسی بیت میں نہ ہو۔

Scanned by CamScanner

۱۶- بحر متدارک

وزن

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

اس کے عروض دو ہیں اور ضرب چار

پہلا عروض تام صحیح ہے یعنی فاعلن اور اس کی ضرب بھی تام صحیح ہے یعنی فاعلن

دوسرا عروض مجزو صحیح ہے یعنی فاعلن اس کی پہلی ضرب مجزو مخبون مرفل ہے یعنی فعِلاتن

دوسری ضرب مجزو مذال ہے یعنی فاعلان

تیسری ضرب مجزو صحیح ہے یعنی فاعلن

جاءَ فاعامرسالماً صالحاً	۱	بعدَ ماکان ماکان من عامرِ	عروض	ضرب	
فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن		فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن	تام صحیح	تام صحیح	
دارُ سُعدیٰ بشَحیٰ عُمانِ	۲	قد کساھا البِلیٰ المَلَوانِ			
فاعلن فاعلن فعِلاتن		فاعلن فاعلن فعِلاتن	مجزو مخبون مرفل[1]	مجزو مخبون مرفل	
ھٰذہ دارُھُم اَقفَرَتْ	۳	ام ذُبورٌ محتھا الدُھورُ			
فاعلن فاعلن فاعلن		فاعلن فاعلن فاعلان	مجزو صحیح	مجزو مذال	
قِفْ علیٰ دارھم وابکِیَنْ	۴	بین اَطلالِھا والدِمَنْ			
فاعلن فاعلن فاعلن		فاعلن فاعلن فاعلن	〃	مجزو صحیح	

[1] اس بحر کا دوسرا عروض اصل میں مجزو صحیح ہے تصریع کی وجہ سے مخبون مرفل ہو گیا ہے ۱۲

اس بحر میں خبن اچھا ہے اور اس کے حشو میں قطع جائز ہے اور کبھی اس بحر میں خبن اور قطع دونوں جمع ہو جاتے ہیں کسی جزو میں خبن اور کسی جزو میں قطع۔

كُرَةٌ طَرِحَتْ بصوالجةٍ	۱	فتلقفها رجلٌ رجلٌ	عروض	ضرب
فعِلن فعلن فعِلن فعِلن		فعِلن فعِلن فعلن فعلن	مجنون	مجنون
مالی مالٌ إلّا دراهمُ	۲	او برُدٌ وفی ذاكَ الدّهم		
فعُلن فعُلن فعُلن فعُلن		فعُلن فعُلن فعُلن فعُلن	مقطوع	مقطوع
زُمّتْ إبلٌ لِلبَين ضُحًى	۳	فی غورِ تهامةَ قد سلكوا		
فعُلن فعِلن فعُلن فعِلن		فعُلن فعِلن فعِلن فعِلن	مجنون	مجنون

تنبیہ ۔ اس بحر کا نام مخترع، محدث، منتسق اور شقیق بھی ہے اور جب اس کے اجزاء میں خبن واقع ہو تو اس کا نام خبب ہے اور جب اس کے اجزاء میں قطع واقع ہو تو اس کا نام رکض الخیل، ضرب الناقوس اور قطر المیزاب وغیرہ ہے۔

تنبیہ

ہر بحر میں جتنے ضروب ہیں اتنی ہی اس بحر کی انواع ہیں۔ ان انواع کو اول، ثانی، ثالث وغیرہ کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں مثلاً بحر طویل کے تین ضروب ہیں لہٰذا اسکی تین انواع ہیں۔ پہلی نوع کو اول الطویل کہیں گے دوسری نوع کو ثانی الطویل اور تیسری نوع کو ثالث الطویل۔ اسی طرح بحر بسیط کی چھ انواع ہیں ان کو اول البسیط، ثانی البسیط ثالث البسیط، رابع البسیط وغیرہ کہیں گے۔

Scanned by CamScanner

خاتمہ

ابیات اور ان کے اجزاء

۱۔ تام۔ وہ بیت ہے جس میں دائرہ کے تمام اجزاء موجود ہوں اور اس کے عروض ضرب میں حشو کی طرح زحافات جائز ہوں اور علل ممنوع ہوں۔

جیسے بحر کامل۔ بحر رجز اور بحر متدارک کی پہلی نوع۔

۲۔ وافی۔ وہ بیت ہے جس میں دائرہ کے تمام اجزاء موجود ہوں اور اس کے عروض وضرب میں علل جائز ہوں جو اس کے حشو میں جائز نہیں اور زحافات لازم ہوں جو اس کے حشو میں لازم نہیں۔

جیسے بحر طویل۔ بسیط کی پہلی دوسری نوع وافر کی پہلی نوع۔ رمل کی پہلی دوسری تیسری نوع۔ سریع کی پہلی دوسری تیسری چوتھی نوع۔ منسرح کی پہلی نوع خفیف کی پہلی دوسری تیسری نوع۔ متقارب کی پہلی دوسری تیسری چوتھی نوع۔ کامل کی دوسری تیسری چوتھی پانچویں نوع۔ رجز کی دوسری نوع۔

۳۔ مجزو۔ وہ بیت ہے جس کے دونوں مصرع کے اخیر سے ایک ایک جزو کم کر دیا گیا ہو

جزو پانچ بحور میں واجب ہے:۔ مدید۔ ہزج۔ مضارع۔ مقتضب۔ مجتث

اور تین بحور میں ممتنع ہے:۔ طویل۔ سریع۔ منسرح۔

اور آٹھ بحور میں جائز ہے:۔ بسیط۔ وافر۔ کامل۔ رجز۔ رمل۔ خفیف متقارب۔ متدارک

۴۔ مشطور۔ وہ بیت ہے جس کے نصف اجزاء حذف کر دئے گئے ہوں۔

شطر صرف دو بحور میں جائز ہے:۔ رجز۔ سریع۔

Scanned by CamScanner

۵۔ **منہوک** ۔ وہ بیت ہے جس کے دو تہائی اجزاء حذف کر دئے گئے ہوں ۔

نہک صرف دو بحور میں جائز ہے :۔ رجز ۔ منسرح

نہک صرف بحر مسدس میں ہوتا ہے ۔

۶۔ **مُصْمَت** (مرسل) وہ بیت ہے جس کا عروض اس کی ضرب کے مخالف ہو روی میں ۔

جیسے ذوالرمہ کا قول بحر بسیط میں ؎

أَأَن توسَّمتَ من خرقاءَ منزلةً ماءُ الصبابة من عينيك مسجومُ

۷۔ **مُصَرَّع** ۔ وہ بیت ہے جس کے عروض میں اس کی ضرب کے ہم وزن اور ہم قافیہ بنانے کے لئے زیادتی یا کمی کی گئی ہو ۔

زیادتی کی مثال امرؤالقیس کا شعر بحر طویل میں ؎

قِفا نبكِ من ذكرىٰ حبيبٍ وعرفانِ ورَبعٍ خلتْ آياتُه منذُ أزمانِ

أتتْ حججٌ بعدي عليها فأصبحتْ كخطِّ زبورٍ في مصاحف رُهبانِ

مفاعيلن مفاعيلن فعولن مفاعيلن

یہاں شاعر پہلی بیت میں عروض کو تصریع کی غرض سے صحیح لایا ہے ورنہ بحر طویل میں عروض کا مقبوض ہونا ضروری ہے جیسا کہ دوسری بیت میں ہے ۔

کمی کی مثال امرؤالقیس کا شعر بحر طویل میں ؎

أجارتنا إنّ الخُطوبَ تنوبُ وإنّي مقيمٌ ما أقامَ عَسيبُ

أجارتنا إنّا مقيمانِ ههنا وكلُّ غريبٍ للغريبِ نسيبُ

فعولن فعولن مفاعلن فعولن

یہاں پہلی بیت میں عروض تصریح کی وجہ سے محذوف ہے ورنہ اس کا مقبوض ہونا ضروری ہے جیسا کہ دوسری بیت میں ہے ۔

۸۔ **مُقَفّیٰ** ۔ وہ بیت ہے جس کا عروض اس ضرب کے ہم وزن اور ہم قافیہ ہو بلا تغیر کے

جیسے امرؤالقیس کا شعر بحر طویل میں ؎

قِفا نبكِ مِن ذكرىٰ حبيبٍ ومنزلِ بِسِقطِ اللِوىٰ بين الدَخولِ فحومل

۹- مُدرَج - (مُداخَل - مُدمَج - مُدوَّر) وہ بیت ہے جس کے دونوں مصرع ایک کلمہ میں مشترک ہوں یعنی کلمہ کا ایک جزو پہلے مصرع کے اخیر میں ہو اور دوسرا جزو دوسرے مصرع کے شروع میں ہو جیسے

لقد علمتْ ربيعةُ اَنْ نحبلكَ واهِنٌ خَلَقٌ

۱۰- عروض - مصرع اول کا آخری جزو ہے اور زحاف وعلل کے اعتبار سے ایک بحر میں زیادہ سے زیادہ چار قسم کا آتا ہے جیسے بحر رجز اور سریع میں۔ اور کل بحور میں اس کی مجموعی تعداد چھتیس ۳۶ ہے۔ لفظ عروض اس معنی میں عربی میں مؤنث ہے اور اردو میں مذکر۔ اور اس کی جمع اعاریض ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ پورے مصرع اول کا نام عروض ہے۔

۱۱- ضرب - مصرع ثانی کا آخری جزو ہے اور ایک بحر میں زیادہ سے زیادہ نو قسم کی ہوتی ہے جیسے بحر کامل میں اور کل بحور میں اس کی مجموعی تعداد ستّر ۶۷ ہے۔ لفظ ضرب اس معنی میں عربی میں مذکر ہے اور اُردو میں مؤنث اور اسکی جمع ضروب واَضرُب واضراب ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ پورے مصرع ثانی کا نام ضرب ہے۔

۱۲- ابتدا - بیت کا ایسا پہلا جزو (صدر) جس میں ایسا تغیر جائز ہو جو حشو میں جائز نہیں خواہ وہ تغیر بالفعل ہو یا نہ ہو جیسے خرم بحور خمسہ (طویل ۱ - وافر ۲ - ہزج ۳ مضارع ۴ - متقارب ۵) کے صدر میں۔ لہذا بحور خمسہ کا صدر ابتدا کہلائے گا۔

خرم کی مثال شاعر کا قول ؎

قد کنتُ اعلو الحبَّ حینا فلم یزَلْ بیَ النقضُ والإبرامُ حتی علانیا

فعُلن مفاعیلن فعولن مفاعلن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

تنبیہ۔ ابتدا کا دو معنی ہے اول وہ جو مقدمہ میں گذرا یعنی مصرع ثانی کا پہلا جزو۔ دوسرا معنی وہ جو یہاں مذکور ہوا۔

۱۳۔ اعتماد۔ (مصنف کے نزدیک) ایسا حشوی جزو ہے جو مزاحف ہو ایسے زحاف کے ساتھ جو اس کے ساتھ مختص نہیں ہے مثلاً خبن کے ساتھ۔

۱۴۔ فصل۔ وہ عروض ہے جو صحیح اور معلول ہونے میں حشو کے مخالف ہو جیسے بحر منسرح کا عروض مستفعلن کہ اس کا صحیح ہونا لازم ہے اس میں خبل جائز نہیں اور حشو میں خبل ہو سکتا ہے اور بحر طویل کا عروض مفاعلن کہ اس میں قبض لازم ہے اور حشو میں لازم نہیں اور بحر بسیط کا عروض فعِلن کہ اس میں خبن لازم ہے اور حشو میں لازم نہیں۔

۱۵۔ غایۃ۔ وہ ضرب ہے جو صحیح اور معلول ہونے میں حشو کے مخالف ہو جیسے بحر متقارب کی پہلی ضرب فعولن کہ اس کا صحیح ہونا لازم ہے اور حشو کا صحیح ہونا لازم نہیں اور بحر رجز کی دوسری ضرب مفعولن کہ اس میں قطع لازم ہے اور حشو میں جائز نہیں اور بحر بسیط کی پہلی ضرب فعِلن کہ اس میں خبن لازم ہے اور اور حشو میں لازم نہیں۔

۱۶۔ موفور۔ وہ صدر ہے جس میں خرم جائز ہے اور بالفعل خرم سے سالم ہو اگرچہ دوسرا زحاف اس میں واقع ہو جیسے فعولن۔ مفاعیلن۔ مفاعلتن۔

Scanned by CamScanner

بحور خمسہ (طویل۔ متقارب۔ ہزج۔ مضارع۔ وافر) ہیں

۱۷۔ سالم۔ وہ جزو ہے جو زحاف سے سلامت رہے باوجودیکہ اس میں زحاف جائز ہو۔

۱۸۔ صحیح۔ وہ عروض و ضرب ہے جو علل سے سالم ہو کہ وہ علل حشو میں واقع نہیں ہوتے جیسے قصر و تذییل وغیرہ۔

۱۹۔ مُعرّیٰ۔ وہ ضرب ہے جو علل زیادۃ سے سالم ہو باوجودیکہ اس میں جائز ہوں جیسے تذییل وغیرہ۔

علم القافیہ

علم القافیہ۔ ان قواعد کا علم ہے جن سے اشعار کے اواخر کے احوال معلوم ہوں یعنی حرکت و سکون اور لازم ہونا اور جائز ہونا اور فصیح ہونا اور قبیح ہونا وغیرہ

واضع۔ اس علم کا واضع مُہلہِل بن ربیعہ التوفی ۵۳۱ء (امرؤ القیس کا ماموں) ہے

موضوع۔ اس علم کا موضوع قافیہ ہے بحیثیت مذکورہ۔

فائدہ۔ قوافی میں غلطی سے بچنا۔

اس میں پانچ قسمیں ہیں

پہلی قسم

قافیہ کی تعریف

قافیہ۔ بیت کے آخر میں دو ساکن سے پہلے جو متحرک ہو اس سے اخیر بیت تک قافیہ ہے تو کبھی بعض کلمہ ہوگا جیسے۔

وقوفًا بها صحبی علیّ مطیّهم یقولون لا تهلِك اَسی وتَجَمّلِ

میں تجمّلِ کی حا سے اخیر کی یا تک۔ اور کبھی ایک کلمہ ہوتا ہے جیسے۔

Scanned by CamScanner

ففاضتْ دُمُوعُ العینِ منی صَبابۃً عَلی النحرِ حتی بلَّ دمعی محملی

میں کلمہ محملی۔ اور کبھی ایک کلمہ اور دوسرے کلمہ کا بعض جیسے

دِمَنٌ عفتْ ومحامغالمها هطلٌ اَجَشّ وبارحٌ تربٌ

میں حا سے واو تک۔ اور کبھی دو کلمہ ہوتا ہے جیسے

مِکرٍ مِفرٍ مُقبلٍ مُدبرٍ معا کجُلمودِ صخرٍ حطہ السیلُ من عَلِ

میں مِن عل۔

تنبیہ۔ کلمہ سے مراد عرفی کلمہ ہے۔

دوسری قسم

حروف قافیہ

حروف قافیہ چھ ہیں:۔ روی ۔ وصل ۔ خروج ۔ ردف ۔ تاسیس ۔ دخیل

روی ۔ وہ حرف ہے جس پر قصیدہ کی بنا ہو اور قصیدہ اس کی طرف منسوب ہو اور یہی اصل قافیہ ہے۔

تنبیہ ۔ تمام حروف تہجی حروف روی بن سکتے ہیں مگر سات حروف بعض مواضع میں روی نہیں بن سکتے۔ اول الف پانچ مواضع میں۔ دوسرا۔ تیسرا یا اور واو تین مواضع میں۔ چوتھا پانچواں تنوین اور نون تاکید خفیفہ۔ چھٹا ہا تین مواضع میں۔ ساتواں ہمزۂ وقف۔

اور آٹھ حروف ایسے ہیں کہ خواہ ان کو روی قرار دیں خواہ وصل دونوں صحیح ہے ہا اصلیہ جس کا ماقبل متحرک ہو۔ تا تانیث۔ کاف خطاب۔ یا نسب مخفف۔ الف اصلیہ یا زائدہ الحاق کیلئے یا تانیث کیلئے۔ یا اصلیہ ساکنہ جس کا ماقبل مکسور ہو

واو اصلیہ ساکنہ جس کا ماقبل مضموم ہو۔ میم جس کے ماقبل ہا، یا کاف ہو۔

۲ **وصل** ۔ وہ حرف مد ہے جو حرکت روی کے اشباع سے پیدا ہو یا وہ ہا، جو روی کے بعد آئے۔ الف کی مثال جریر کا قول بحر وافر میں ہے

أَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالعِتَابَا وقولی إِنْ اصبتُ لقد اصَابَا

واو کی مثال جریر کا قول بحر وافر میں ہے

متی کان الخیامُ بذی طُلوح سُقِیتِ الغیثَ ایتها الخیامو

یا، کی مثال امرؤ القیس کا قول بحر طویل میں ہے

کمیت یزِلُّ اللبدُ عن حَالِ متنہٖ کما زلتِ الصفواءُ بالمتنزلی

ہا، ساکنہ کی مثال ذوالرمہ کا قول بحر طویل میں ہے

وَقَفْتُ علی ربعٍ لمیّۃَ ناقتی فما زِلتُ أَبکی حولہ وأُخاطِبُہٗ

ہا، مفتوحہ کی مثال امیہ بن ابی الصلت کا قول بحر منسرح میں ہے

یُوشِکُ مَن فرّ من منیتہٖ فی بعض غِرّاتِہٖ یوافِقُها

ہا، مضمومہ کی مثال شاعر کا قول بحر طویل میں ہے

فیالائمی دعنی أُغالی بقیمتی فقیمۃ کل الناس مایحسنونهو

ہا، مکسورہ کی مثال حکم بن نہشل کا قول بحر رجز میں ہے

کلُّ امرئٍ مصبّحٌ فی اهلہٖ والموتُ ادنٰی مِن شِراکِ نعلهی

۳ **خروج** ۔ وہ حرف مد ہے جو ہا، وصل کی حرکت سے پیدا ہو جیسے اوپر کی مثالوں میں یُوافقُها کا الف اور یحسنونهو کا واو اور نعلهی کی یا، ۔

۴ **ردف** ۔ وہ حرف لین ہے جو روی کے پہلے ہو۔

Scanned by CamScanner

الف کی مثال امرؤ القیس کا قول بحر طویل میں ہے

اَلا عِمْ صَباحًا اَیُّھَا الطَّلَلُ البالی وھل یَعِمَنْ مَن کانَ فی العُصُرِ الخالی

یاء کی مثال علقمۃ بن عبدۃ کا قول بحر طویل میں ہے

طحابکَ قلبٌ فی الحِسانِ طَروبُ بُعَیدَ الشبابِ عصرَ حانَ مشیبُ

وقد دت الادیم لراھشیہ والفی قولھا کذبا ومَینا

واو کی مثال عمر بن ابراہیم انصاری کا قول بحر بسیط میں ہے

قد اشھد الغارۃ الشعواء تحملنی جرداء معروقۃ اللحیین سُرحوبُ

۵ تاسیس۔ وہ الف ہے جو روی سے پہلے ہو اور اس کے اور روی کے درمیان ایک حرف متحرک ہو جس کو دخیل کہتے ہیں اور یہ الف کبھی روی کے کلمہ میں ہوتا ہے اور کبھی دوسرے کلمہ میں بشرطیکہ روی ضمیر ہو یا ضمیر کا جزو ہو۔

ایک کلمہ کی مثال شاعر کا قول بحر طویل میں ہے

ولیسَ علی الایام والدھر سالمُ

دو کلمہ کی مثال جبکہ روی ضمیر ہو عبد یغوث حارثی کا قول بحر طویل میں ہے

الا لا تلومانی کفی اللوم ما بیا فما لکما فی اللوم خیر ولا لیا

الم تعلما ان الملامۃ نفعھا قلیل ومالومی اخی من سماتیا

دو کلمہ کی مثال جبکہ روی ضمیر کا جزو ہو شاعر کا قول بحر طویل میں ہے

فان شِئتما اُلقِحتُما او نُتِجتُما وان شِئتُما مثلا بمثل کما ھما

۶ دخیل۔ وان کان عقلا فاعقلا لاخیکما بنات مخاضٍ والفصال المقادما

وہ حرف متحرک ہے جو تاسیس اور روی کے درمیان ہو۔

Scanned by CamScanner

جیسے اوپر کے شعر میں سالمؔ کا لام

تنبیہ۔ ۱۔ رِدف اور دخیل ایک قافیہ میں جمع نہیں ہوسکتے جیسا کہ ان دونوں کی تعریف سے ظاہر ہے اسی طرح رِدف اور تاسیس بھی جمع نہیں ہوسکتے۔

۲۔ حروف قافیہ میں سے پانچ حرف تک ایک قافیہ میں جمع ہوسکتے ہیں جیسے یُوافقُہا میں الف تاسیس ہے اور فا دخیل ہے اور قاف روی ہے اور ہا وصل ہے اور الف خروج ہے۔

تیسری قسم

حرکاتِ قافیہ

حرکاتِ قافیہ ۶ ہیں :۔ ۱ مجریٰ ۔ ۲ نفاذ ۔ ۳ حذو ۔ ۴ اشباع ۔ ۵ رس ۔ ۶ توجیہ ۔

۱ مجریٰ ۔ روی مطلق کی حرکت کو کہتے ہیں اور روی مطلق روی متحرک کو کہتے ہیں۔ جیسے اصابا میں بامؔ اور خیامُ میں میم اور متنزلِ میں لام روی مطلق ہے۔ اور ان کی حرکت مجریٰ ہے۔

۲ نفاذ ۔ ہاء وصل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے یُوافقہا اور یُحسنونہٗ او فعلہٖ میں ہاء کی حرکت۔

۳ حذو ۔ رِدف کے ماقبل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے خالی میں خاء کی حرکت مشیبُ میں شین کی حرکت سُرحوبُ میں حاء کی حرکت۔

۴ اشباع ۔ دخیل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے سالمُ کے لام کا کسرہ اور تدافُع کی فاء کا ضمہ نابغہ کے قول میں ع بِہِنَّ اَلَا لَاسَیرُھُنَّ التَدَافُعُ اور تطاوَلی کے واو کا فتحہ نابغہ کے قول بحر رجز میں ؎

یانخل ذات السدر والجداول　　تطاولی ماشئت ان تطاولی

رس ۵ — تاسیس کے ماقبل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے سالمٗ کی سین کا فتحہ۔

توجیہ ۶ — روی مقید (ساکن) کے ماقبل کی حرکت کو کہتے ہیں جیسے۔

قاف کا فتحہ شاعر کے قول بحر رجز میں ؎

حتی اذا جن الظلامُ واختلط　　جاؤا بمذْقٍ ھل رایت الذئب قط

تنبیہ — ۱۔ حذو اور اشباع ایک قافیہ میں جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ ردف اور دخیل جمع نہیں ہوتے۔ اسی طرح حذو اور رس کبھی جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ ردف اور تاسیس کبھی جمع نہیں ہوتے۔ اسی طرح نجری اور توجیہ جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ ایک ہی قافیہ میں روی مطلق اور مقید دونوں نہیں ہوسکتا۔

۲۔ ایک قافیہ میں زیادہ سے زیادہ چار حرکات قافیہ جمع ہوسکتی ہیں۔ جیسے یوافقہا ۲ ۱ ۳ ۴ میں واو کا فتحہ رس ہے اور فاء کا کسرہ اشباع ہے اور قاف کا ضمہ نجری ہے اور ہا کا فتحہ نفاذ ہے۔

چوتھی قسم

انواع قافیہ

قافیہ کی دو ۲ تقسیم ہے ایک حروف کے اعتبار سے دوسری حرکات کے اعتبار سے۔

حروف کے اعتبار سے قافیہ کی نو قسمیں ہیں کیونکہ روی مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن۔ پھر روی مطلق ردف وتاسیس سے مجرد ۱ ہوگا یا مردوف ۲ ہوگا یا موسس ۳ ہوگا اور تینوں صورتوں میں موصول باللین ۱ ہوگا یا موصول بالہاء ۲ تو قافیہ مطلقہ کی چھ قسمیں ہوئیں اور قافیہ مقیدہ کی صرف تین قسمیں ہیں مجردہ ۱ مردوفہ ۲۔ مؤسسہ ۳ لہذا کل

نو قسمیں ہوئیں۔

۱ مطلقہ مجردہ موصولہ باللین کی مثال خویلد بن مرہ کا قول بحر طویل میں ہے

حِدتْ إلٰهی بعد عروۃَ اذ نجا خراش وبعض الشر اهون من بعض

۲ مطلقہ مجردہ موصولہ بالہا کی مثال حماسی کا قول بحر رجز میں ہے

اَلا فتی لاقی العُلا بهِمّهٖ لیسَ ابوهُ بابنِ عَمّ اُمّهٖ

۳ مطلقہ مردوفہ موصولہ باللین کی مثال اعشیٰ کا قول بحر وافر میں ہے

اِلا قالت بثنیۃُ اذ رأتنی وقد لاتعدم الحناء ذاما

۴ مطلقہ مردوفہ موصولہ بالہا کی مثال لبید کا قول بحر کامل میں ہے

عفتِ الدیار محلها ومقامها بمنی تابد غولها فرجامها

۵ مطلقہ مؤسسہ موصولہ باللین کی مثال نابغہ ذبیانی کا قول بحر طویل میں ہے

کلینی لِهَمٍّ یا اُمیمۃُ ناصبٍ ولیلٍ اُقاسیہ بطیٔ الکواکب

۶ مطلقہ مؤسسہ موصولہ بالہا کی مثال عدی بن زید کا قول بحر منسرح میں ہے

فی لیلۃٍ لاتری بها احدًا یحکی علینا الا کواکبُها

۷ مقیدہ مجردہ کی مثال اعشی کا قول بحر متقارب میں ہے

اتهجر غانیۃ ام تُلِمُ ام الحبلُ واهٍ بها مُنجذِمُ

۸ مقیدہ مردوفہ کی مثال شاعر کا قول بحر مدید میں ہے

لایغرنک امرأ عیشہ کل عیش صائرٌ للزوال

۹ مقیدہ مؤسسہ کی مثال حطیئہ کا قول بحر کامل میں ہے

وغررتنی وزعمتِ انک لابنٌ فی الصیف تامرُ

حرکات کے اعتبار سے قافیہ کی پانچ قسمیں ہیں۔

متکاوس۔ متراکب۔ متدارک۔ متواتر۔ مترادف۔

متکاوس۔ وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکن کے درمیان پے در پے چار حرکات ہوں۔

۲ جیسے عجاج کا قول بحر رجز میں ع قد جبر الدین الالہٗ فجبر

متراکب۔ وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکن کے درمیان پے در پے تین حرکات ہوں۔

۳ جیسے درید کا قول بحر رجز میں ؎ اخُب فیھا وَاَضَعُ۔

متدارک۔ وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکن کے درمیان پے در پے دو حرکات ہوں۔

جیسے امرؤالقیس کا قول بحر طویل میں ؎

۴ تسلت عمایات الرجال عن الھوٰی ولیس فؤادی عن ھواھا بمنسلی

متواتر۔ وہ قافیہ ہے جس کے دو ساکن کے درمیان ایک حرکت ہو۔

جیسے خنساء کا قول بحر وافر میں ؎

۵ یذکرنی طلوع الشمس صخرًا واذکرہ بکل مغیب شمس

مترادف۔ وہ قافیہ ہے جس کے دونوں ساکن جمع ہوں۔

جیسے شاعر کا قول بحر متدارک میں ؎

ھٰذہ دارھم اقفرت ام زُبور محتھا الدھورُ

سَبَکِرفُ ایک لفظ ہے جس میں سین سے مراد متکاوس اور باء سے مراد متراکب اور کاف سے مراد متدارک اور راء سے مراد متواتر اور فاء سے مراد مترادف ہے اور سین کے بعد چار حروف ہیں جو متکاوس کے حرکات کو بتلاتے ہیں اور باء کے بعد تین حروف ہیں جو متراکب کے حرکات کو بتلاتے ہیں اور کاف کے بعد

دو حروف ہیں جو متدارک کے حرکات کو بتلاتے ہیں اور راء کے بعد ایک حرف ہے جو متواتر کی حرکت کو تبلاتا ہے اور فاء کے بعد کوئی حرف نہیں یعنی مترادف میں دو ساکن کے درمیان کوئی حرکت نہیں۔

تنبیہ۔ (یہاں یہ وہم ہوتا ہے کہ قافیہ کے اقسام خمسہ میں سے بعض کا بعض کے ساتھ جمع ہونا ایک ہی نظم میں جائز نہیں تو مصنف نے اس وہم کو یوں دفع کیا کہ ابیات کے ضروب میں مختلف زحافات واقع ہونے کی وجہ سے قافیہ کی مختلف قسمیں جمع ہو سکتی ہیں کیونکہ زحافات لازم نہیں ہوتے اس لئے کسی بیت کی ضرب میں زحاف واقع ہوگا اور دوسری بیت کی ضرب میں نہ ہوگا یا دوسرا زحاف ہوگا)

وتد مجموع جب ایسی ضرب کے آخر میں ہو جس میں طی جائز ہو جیسے بحر بسیط مجزو اور بحر رجز کی ضرب میں (تو مستفعلن سے مفتعلن ہو جائے گا اور مستفعلن میں قافیہ متدارک ہے اور مفتعلن میں قافیہ متراکب) یا خزل جائز ہو جیسے بحر کامل کی ضرب میں (تو متفاعلن سے مفتعلن ہو جائے گا اور متفاعلن میں قافیہ متدارک ہے اور مفتعلن قافیہ متراکب) یا خبن جائز ہو جیسے بحر رمل محذوف اور بحر خفیف محذوف اور بحر خبب یعنی بحر متدارک کی ضرب میں (تو فاعلن سے فعِلن ہو جائیگا اور فاعلن میں قافیہ متدارک ہے اور فعِلن میں قافیہ متراکب) تو قافیہ متدارک اور متراکب کا جمع ہونا جائز ہے۔ یا خبل جائز ہو جیسے بحر بسیط مجزو اور بحر رجز کی ضرب میں (تو مستفعلن سے فعَلتن ہو جائے گا اور فعلتن میں قافیہ متکاوس ہے) تو قافیہ متکاوس، قافیہ متدارک اور متراکب کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔

پانچویں قسم

عیوبِ قافیہ

عیوبِ قافیہ سات ہیں :- ایطاء - تضمین - اقواء - اصراف - اکفاء - اجازہ - سناد -

۱ ایطاء - کلمہ روی کو لفظاً اور معنیً دوبارہ لانا (بغیر سات شعر کا فصل کئے ہوئے)

جیسے نابغہ کا قول بحر بسیط میں ؎

وواضح البیت فی خرساء مظلمۃٍ	تقیّد العیر لا یسری بہا السادی
لا یُخفضُ الرزعن ارضٍ الَمّ بہا	ولا یَضِل علی مصباحہ السادی

۲ تضمین - بیت کے قافیہ کو مابعد پر معلق کرنا۔

جیسے نابغہ کا قول بحر وافر میں ؎

وھم وردوا الجفارَ علی تمیم	وھم اصحابُ یومِ عکاظ اَنّی
شھدتُ لھم مواطنَ صادقاتٍ	شھدنَ لھم بحسنِ الظنِ منّی

۳ اقواء - مجری کا مختلف ہونا کسرہ اور ضمہ میں۔

جیسے حسانؓ کا قول بحر بسیط میں ؎

لاباس بالقوم من طولٍ ومن قِصَرٍ	جسمُ البغال واحلامُ العصافیرِ
کانھم قَصَبٌ جُوفٌ اسافلہ	مثقّبٌ نُفِخَتْ فیہ الاعاصیرُ

۴ اصراف (اسراف) مجریٰ کا مختلف ہونا فتحہ اور غیر فتحہ میں۔

فتحہ اور ضمہ کی مثال شاعر کا قول بحر وافر میں ؎

اَرَیتَکَ ان منعتَ کلامَ یحییٰ	اتمنعنی علی یحییٰ البُکاءَ
ففی طرفی علی یحییٰ سُھادٌ	وفی قلبی علی یحییٰ البلاءُ

فتحہ اور کسرہ کی مثال شاعر کا قول بحر وافر میں ؎

الم ترنی رددت علی ابن لیلیٰ منیحتہ فعجلت الاداءَ

۵ وقلت لشاتہ لما اتتنا رماکِ اللہ من شاۃٍ بلاءَ

اکفاء ۔ روی کا مختلف ہونا قریب المخارج حروف میں ۔

جیسے شاعر کا قول بحر سریع مشطور موقوف میں ہے

بناتُ وُطّاءٍ علی خدّ اللیلُ لاتشکینَّ عملا ما انقیتُ

۶

اجازہ ۔ روی کا مختلف ہونا بعید المخارج حروف میں ۔

جیسے شاعر کا قول بحر طویل میں ہے

الا ھل تریٰ ان لم تکنْ اُم مالکٍ بملک یدی انّ الکفاء قلیلُ

رأی من خلیلیہ جفاءً وغلظۃً اذا قام یبتاع القلوصَ ذمیمُ

۷

سناد ۔ روی کے پہلے جن حروف اور حرکات کی رعایت کیجاتی ہے ان کا مختلف ہونا ۔

سناد کی پانچ قسمیں ہیں :۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵

سناد الردف ۔ سناد التاسیس ۔ سناد الاشباع ۔ سناد الحذو ۔ سناد التوجیہ

۱

سناد الردف ۔ ایک بیت میں ردف ہونا اور دوسری بیت میں نہ ہونا ۔

جیسے حسان کا قول بحر متقارب میں ہے

اذا کنتَ فی حاجۃٍ مرسلاً فارسِلْ حکیما ولا توصہٖ

وان نابُ امرٍ علیک التویٰ فشاور لبیبا ولا تعصہٖ

۲

سناد التاسیس ۔ ایک بیت میں تاسیس ہونا اور دوسری بیت میں نہ ہونا ۔

جیسے عجاج کا قول بحر رجز مشطور میں ہے

یادار میۃَ اسلمی ثم اسلمی

فخندِفٌ ھامۃُ ھذا العالمِ

۳ **سناد الاشباع** ۔ اشباع یعنی وخیل کی حرکت کا مختلف ہونا۔
جیسے نابغہ کا قول بحر طویل میں ؎

وھم طردوا منھا بَلِیًّا فاصبحت ۔۔۔ بَلِیٌّ بوادٍ من تھامۃَ غائرِ
وھم منعوھا من قُضاعۃ کلھا ۔۔۔ ومن مُضَی الحمراءِ عند التغاوُرِ

۴ **سناد الحذو** ۔ حذو یعنی ردف کے ماقبل کی حرکت کا مختلف ہونا۔
جیسے شاعر کا قول بحر وافر میں ؎

لقد الجَ الخِباءَ علی جوارٍ ۔۔۔ کانّ عیونھن عیونُ عِینِ
کانّی بین خافِیَتَی عُقابٍ ۔۔۔ یرید حمامۃً فی یوم عینِ

۵ **سناد التوجیہ** ۔ توجیہ یعنی روی مقید کے ماقبل کی حرکت کا مختلف ہونا۔
جیسے رؤبہ کا قول بحر رجز مشطور میں ؎

وقاتمِ الاعماق خاوی المخترَقْ
اَلَفَ شتی لیس بالراعی الحمِقْ
شذّ ابۃً عنھا شذی الرُبع السحُقْ

تنبیہ

ان عیوب میں سے ایطاء، تضمین اور سناد مولدین کے لئے جائز ہے باقی جائز نہیں۔ اور ان میں سب سے بڑا عیب اجازہ ہے پھر اکفاء پھر اصراف پھر اقواء۔

خاتمہ

ضروراتِ شعریہ

ضروراتِ شعریہ (جو نثر میں جائز نہیں) تین قسم کی ہیں:-

۱ حذف - ۲ تغییر - ۳ زیادۃ

۱ **حذف** - جیسے ممدود کو مقصور کرنا - مشدد کو مخفف کرنا -
غیر منادیٰ کو جو منادیٰ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو مرخم کرنا -
منصرف کی تنوین کو ترک کرنا -

۲ **تغییر** - جیسے مؤنث کو مذکر اور مذکر کو مؤنث لانا - ہمزۂ وصل کو قطعی اور ہمزۂ قطعی کو وصلی بنانا - مدغم کو مفکوک اور مفکوک کو مدغم کرنا - معطوف کو مقدم کرنا - تابع اور متبوع کے درمیان اجنبی کے ساتھ فصل کرنا -

۳ **زیادۃ** - ایک حرف زیادہ کرنا مثلاً الف اشباع ع اعوذ باللہ من العقراب -
اور یاء صیاریف اور دراہیم میں - منادیٰ مبنی اور غیر منصرف کو منون کرنا -
دو حرف زیادہ کرنا جیسے الف لام البجدع اور الترضی میں -

بعض مشہور قصائد کی تقطیع

قصیدہ بدء الامالی مصنفہ سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الحنفی المتوفی بعد سنہ ۵۶۹ھ

بحر - اول الوافر قافیہ - متواتر

یقول العبد فی بدء الامالی		لتوحید بنظم کالآلی
مفاعیلن مفاعیلن فعولن		مفاعیلن مفاعیلن فعولن

قصیدہ بانت سعاد مصنفہ کعب رضؓ بن زہیر بن ابی سلمیٰ المزنی المتوفی سنہ ۲۴ھ

بحر۔ ثانی البسیط قافیہ ۔ متواتر

بانتْ سُعادُ فَقَلبِی الیومَ مَتبُولُ		مُتَیَّمٌ اِثرَھَا لَم یُفدَ مَکبُولُ
مستفعلن فعِلن مستفعلن فعلن		مفاعلن فاعلن مستفعلن فعلن

قصیدہ بُردہ مصنفہ شرف الدین ابوعبداللہ محمد بوصیری المتوفی سنہ ۶۹۵ھ

بحر۔ اول البسیط قافیہ ۔ متراکب

اَمِن تَذَکُّرِ جِیرانٍ بذی سَلَمٍ		مَزَجتَ دمعًا جَرٰی من مُقلَۃٍ بِدَمٍ
مفاعلن فعِلن مستفعلن فعِلن		مفاعلن فاعلن مستفعلن فعِلن

قصیدہ لامیۃ العرب مصنفہ شمس بن مالک ازدی شنفریٰ المتوفی سنہ ۵۱۰ء

بحر۔ ثانی الطویل قافیہ ۔ متدارک

اَقِیمُوا بَنِی اُمّی صُدُورَ مَطِیِّکُم		فَاِنِّی اِلٰی قومٍ سِوَاکُم لَاَمْیَلُ
فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن		فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن

معلقات

پہلا معلقہ مصنفہ امرؤالقیس بن حُجر کندی المتوفی سنہ ۵۴۰ء

بحر۔ ثانی الطویل قافیہ ۔ متدارک

قِفَا نَبکِ مِن ذِکرٰی حبیبٍ ومنزلِ		بِسَقطِ اللوٰی بینَ الدَّخولِ فَحَومَلِ
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن		فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

دوسرا معلقہ مصنفہ طرفۃ بن العبد بکری المتوفی سنہ ۵۵۰ء

بحر۔ ثانی الطویل قافیہ ۔ متدارک

لِخَولَۃَ اَطلالٌ بِبُرقَۃِ ثَہمَدِ		تَلوحُ کَبَاقِی الوَشمِ فِی ظَاہِرِ الیَدِ
فعولُ مفاعیلن فعولُ مفاعِلن		فعولُ مفاعیلن فعولن مفاعلن

Scanned by CamScanner

تیسرا معلقہ مصنفہ زہیر بن ابی سُلمیٰ المزنی المتوفی سنہ ۶۳۱ء

بحر۔ ثانی الطویل قافیہ۔ متدارک

اَمِن اُمِّ اَوفیٰ دِمنَۃٌ لَم تکلَّمِ	بحومانۃِ الدرّاجِ فالمتثلَّمِ
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعلن	فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن

چوتھا معلقہ مصنفہ لبید بن ربیعہ عامری المتوفی سنہ ۶۷۵ء

بحر۔ اول الکامل قافیہ۔ متدارک

عَفَتِ الدیارُ محلّھا فمقامھا	بمنیً تابّد غولھا فرجامھا
متفاعلن متفاعلن متفاعلن	متفاعلن متفاعلن متفاعلن

پانچواں معلقہ مصنفہ عمرو بن کلثوم تغلبی المتوفی سنہ ۶۰۰ء

بحر۔ اول الوافر قافیہ متواتر

الا ھُبّی بصحنِکِ فاصبحینا	ولا تبقی خُمورَ الاندرینا
مفاعیلن مفاعلتن فعولن	مفاعیلن مفاعیلن فعولن

چھٹا معلقہ مصنفہ عنترہ بن شداد عبسی المتوفی سنہ ۶۱۵ء

بحر۔ اول الکامل قافیہ۔ متدارک

ھل غادرَ الشعراءُ مِن مُتردَّمِ	اَم ھل عرفتَ الدارَ بعدَ توھُّمِ
مستفعلن متفاعلن متفاعلن	مستفعلن مستفعلن متفاعلن

ساتواں معلقہ مصنفہ حارث بن حِلّزہ یشکری المتوفی سنہ ۵۸۰ء

بحر۔ اول الخفیف قافیہ۔ متواتر

آذَنَتنا ببینِھا اَسماءُ	رُبَّ ثاوٍ یُملُّ مِنہ الثواءُ
فاعلاتن مفاع لن مفعولن	فاعلاتن مفاع لن فاعلاتن

واللہ تعالیٰ اعلم۔ والحمد للہ اولا و آخرا۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا۔

اِختیارُ اَبی عُبیدۃ

وَنَادَیْتُ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ سَامِعٍ — اَعِذْنِیْ مِنَ التَّسْمِیْعِ قَوْلًا وَّمَفْعَلَا

اور میں نے پکارا کہ اے اللہ اے بہترین سننے والے — پناہ میں رکھ مجھے سمعہ وریا سے قول وفعل میں

وَقُلْ صَادِقًا لَوْلَا الْوِئَامُ وَرُوْحُہٗ — لَطَاحَ الْاَنَامُ الْکُلُّ فِی الْخُلْفِ وَالْقِلَا

اور سچ کہہ کہ اگر اتحاد واتفاق کی روح نہ ہوتی — تو یقیناً ساری مخلوق ہلاک ہو جاتی مخالفت وعداوت میں

وَعِشْ سَالِمًا صَدْرًا وَّعَنْ غِیْبَۃٍ فَغِبْ — تُحَضَّرْ حِظَارَ الْقُدْسِ اَنْقٰی مُغَسَّلَا

اور سینہ کو کینہ سے پاک رکھ اور غیبت سے دور رہ — تو تجھے داخل کیا جائیگا جنت میں بہت پاک صاف کرکے

وَھٰذَا زَمَانُ الصَّبْرِ مَنْ لَّکَ بِالَّتِیْ — کَقَبْضٍ عَلٰی جَمْرٍ فَتَنْجُوْ مِنَ الْبَلَا

اور یہ صبر کا زمانہ ہے کون پیدا کرے گا تجھ میں وہ حالت — جو مٹھی میں انگارہ پکڑنے کیطرح ہے پس تو نجات پاجائے عذاب سے

وَلَوْ اَنَّ عَیْنًا سَاعَدَتْ لَتَوَکَّفَتْ — سَحَائِبُھَا بِالدَّمْعِ دِیْمًا وَّھُطَّلَا

اور اگر آنکھ انسان کی مدد کرتی تو یقیناً — آنسو کے بادل دن رات بارش کی جھڑی لگا دیتے

وَلٰکِنَّھَا عَنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ قَحْطُھَا — فَیَا ضَیْعَۃَ الْاَعْمَارِ تَمْشِیْ سَبَھْلَلَا

لیکن سنگدلی کی وجہ سے ایسی آنکھ کا قحط ہے — تو ہائے افسوس عمروں کی بربادی پر کہ بیکار گزرتی جارہی ہیں

وَقَدْ قِیْلَ کُنْ کَالْکَلْبِ یُقْصِیْہِ اَھْلُہٗ — وَمَا یَأْتَلِیْ فِیْ نُصْحِھِمْ مُتَبَذِّلَا

اور کہا گیا کتے کی طرح ہو جا کہ اسکا مالک اسکو دور کرتا ہے — اور وہ انکی خیر خواہی میں کوتاہی نہیں کرتا پوری کوشش کرکے

(الشاطبی)

Scanned by CamScanner

امین الہدایۃ

یہ ہدایۃ الحکمۃ کا بہت عمدہ ترجمہ ہے جو تشریحی و توضیحی عبارات اور مفید اضافات کے ساتھ صاف اور سلیس زبان میں لکھا گیا ہے، اس میں مترجم کا ایک لمبا دیباچہ، مقدمہ اور فہرست مضامین بھی شامل ہے۔ فلسفہ پڑھنے والوں کے لئے بیحد مفید ہے۔

امین الصیغہ

یہ علم الصیغہ کا بہترین ترجمہ ہے جس میں باب افعالات، مشکل صیغوں کا بیان اور دوسرے فوائد ایسے ہیں جو صرف کی دوسری کتابوں میں نہیں

امین النحو

یہ عربی نحو کی ابتدائی کتاب ہے جو بچوں کے لئے بہت مفید ہے اور عربی کے ابتدائی درجہ میں داخلِ نصاب ہے۔

امین الصرف

یہ عربی علم صرف کی ابتدائی کتاب ہے جو بچوں کے لئے بہت مفید ہے اور امین النحو کے ساتھ عربی کے ابتدائی درجہ میں داخل نصاب ہے۔

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، بنارس ۲۲۱۰۱۰

۲۔ مکتبہ ترجمان، اہلحدیث منزل، ۱۱۶۴، اردو بازار، دہلی ۶

Scanned by CamScanner